عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۷ روپے

جلد: ۲۱ | ۵ تا ۱۸ ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۷ تا ۲۰ فروری ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۳۷، ۳۸

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تجدیدِ تعلق

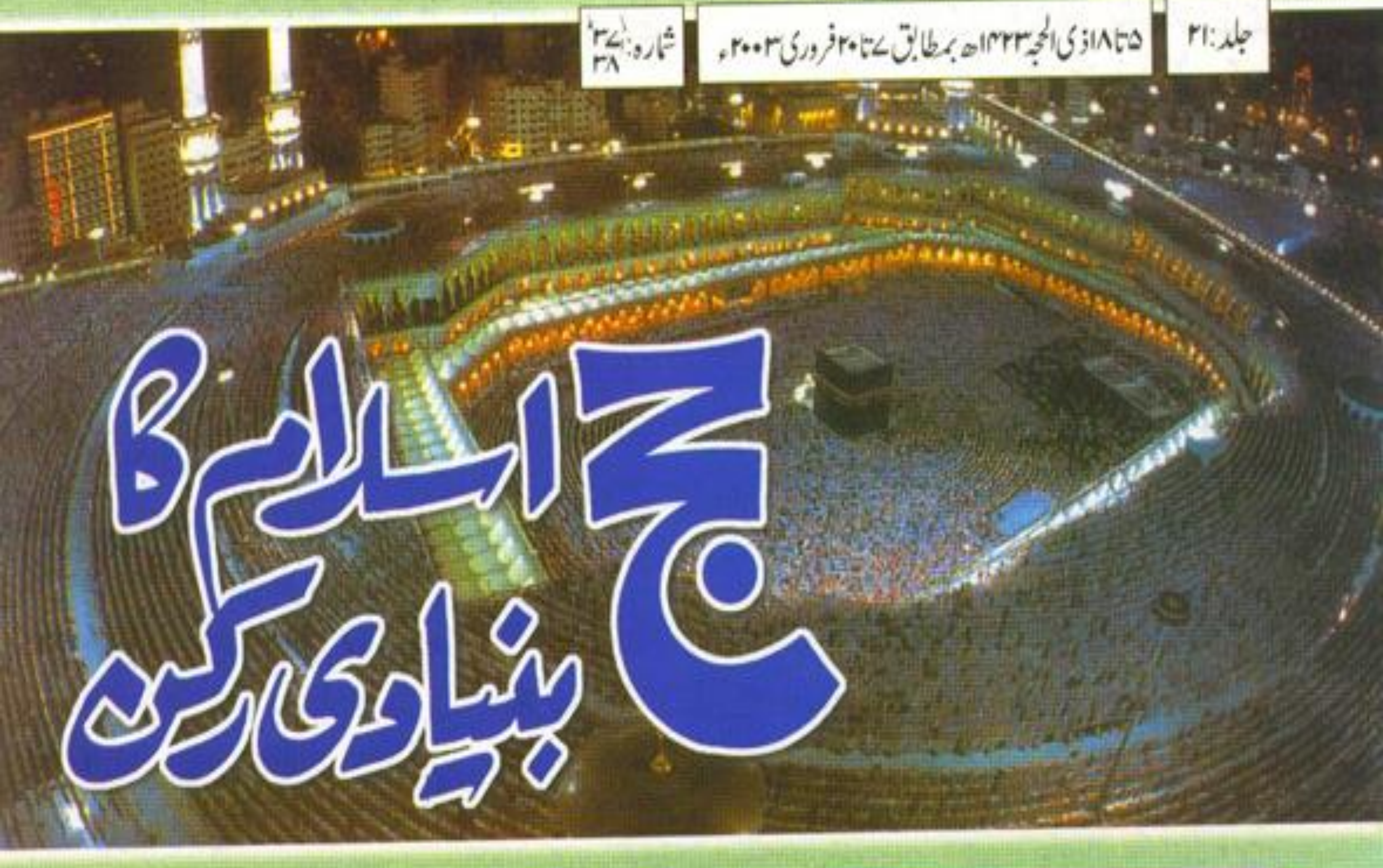

حج اسلام کا بنیادی رکن

وجوبِ قربانی

قادیانی مُردے کی مُسلم قبرستان سے منتقلی کی کہانی

احکامِ عید الاضحیٰ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

قربانی کس پر واجب ہے؟

س:...... قربانی کس پر واجب ہوتی ہے؟

ج:...... قربانی ہر اس مسلمان عاقل' بالغ' مقیم پر واجب ہوتی ہے' جس کی ملک میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجات اصلیہ سے زائد موجود ہو' یہ مال خواہ سونا چاندی یا اس کے زیورات ہوں' یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان یا مسکونہ مکان سے زائد کوئی مکان' پلاٹ وغیرہ۔

قربانی کے معاملہ میں اس مال پر سال بھر گزرنا بھی شرط نہیں' بچہ اور مجنون کی ملک میں اگر اتنا مال ہو بھی تو اس پر یا اس کی طرف سے اس کے ولی پر قربانی واجب نہیں۔ اسی طرح جو شخص شرعی قاعدے کے موافق مسافر ہو اس پر بھی قربانی لازم نہیں' جس شخص پر قربانی لازم نہ تھی' اگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس پر قربانی واجب ہوگئی۔

قربانی ہر سال واجب ہے:

س:...... قربانی سب سے پہلے اپنے اوپر واجب ہے اور پھر دوسروں پر' کیا عمر بھر میں ایک دفعہ قربانی کرنے سے یہ واجب ادا ہو جاتا ہے یا ہر سال اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے؟

ج:...... قربانی صاحب نصاب پر زکوٰۃ کی طرح ہر سال واجب ہوتی ہے' قربانی کے واجب ہونے کے لئے نصاب پر سال گزرنا بھی ضروری نہیں ہے۔

عورت اگر صاحب نصاب ہو تو اس پر قربانی واجب ہے:

س:...... کیا عورت کو اپنی قربانی خود کرنی چاہئے یا شوہر کرے؟ اکثر شوہر حضرات بہت سخت ہوتے ہیں' اپنی بیویوں پر ظلم کرتے ہیں اور انہیں تنگ دست رکھتے ہیں' ایسی صورت میں شرعی مسئلہ بتایئے۔

ج:...... عورت اگر خود صاحب نصاب ہو تو اس پر قربانی واجب ہے' ورنہ مرد کے ذمہ بیوی کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں' گنجائش ہو تو کر دے۔

مشترکہ خاندان ہونے کی صورت میں بالغ اولاد کی طرف سے قربانی:

س:...... ہم پانچ بھائی ہیں' تمام شادی شدہ ہیں اور والدین کے ساتھ اکٹھا رہتے ہیں' تمام برادران جو کماتے ہیں' والد صاحب کو دیتے ہیں صرف جیب خرچ اپنے پاس رکھتے ہیں' تو اس صورت میں ہم پر قربانی واجب ہوتی ہے یا نہیں؟ اب تک والدین اپنی قربانی کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے لیکن اس مرتبہ ہم شش و پنج میں پڑ گئے کیونکہ والد صاحب کے پاس تقریباً تیس ہزار روپیہ سرمایہ ہے' برائے کرم بتایئے کہ از روئے شرع ہمارے لئے کیا حکم ہے والدین کا قربانی کرنا کافی ہے یا ہم بھی کریں گے؟

ج:...... آپ کے والد صاحب کو چاہئے کہ آپ پانچوں بھائیوں کی طرف سے بھی قربانی کیا کریں بلکہ پانچوں کی بیویوں کے پاس بھی زیورات اور نقدی وغیرہ اگر اتنی ہو کہ نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے تو ان کی طرف سے بھی قربانیاں ہونی چاہئیں۔ بہرحال گھر میں جتنے افراد صاحب نصاب ہوں گے ان پر قربانی واجب ہوگی ور اگر کمانے کے باوجود مالک نصاب نہیں تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔

قربانی کتنے دن کر سکتے ہیں:

س:...... قربانی کے بارے میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ قربانی سات دن تک جائز ہے' حالانکہ ہم لوگ صرف تین دن قربانی کرتے ہیں' وضاحت فرمائیں کہ تین دن کر سکتے ہیں یا سات دن بھی کر سکتے ہیں؟

ج:...... جمہور ائمہ کے نزدیک قربانی کے تین دن ہیں' امام شافعی چوتھے دن بھی جائز کہتے ہیں' حنفیہ کو تین دن ہی قربانی کرنی چاہئے۔

خصی بکرے کی قربانی دینا جائز ہے:

س:...... یہ کہا جاتا ہے کہ قربانی کا جانور بے عیب ہونا چاہئے' لیکن ہمارے ہاں عام رواج ہے کہ خصی بکرے کی قربانی دی جاتی ہے' اب کیا اس بکرے کا خصی ہونا عیب نہیں؟

ج:...... بکرے کا خصی ہونا عیب نہیں' یہی وجہ ہے کہ اس کی قیمت دوسرے بکرے کی نسبت زیادہ ہوتی ہے' اس لئے خصی بکرے کی قربانی بلاشبہ جائز ہے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۱ | ۵ تا ۱۸ ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۷ تا ۲۰ فروری ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۳۷/۳۸

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل وتزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تجدید تعلق (مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)	6
حج اسلام کا بنیادی رکن (مولانا مفتی محمد جمیل خان)	8
وجوب قربانی (مولانا سعید احمد جلال پوری)	14
احکام عیدالاضحیٰ (حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ)	18
قربانی کا فلسفہ (مولانا قاری کامران احمد)	21
قادیانی مردے کی مسلم قبرستان سے منتقلی (مولانا عبدالحکیم نعمانی)	23
اخبار ختم نبوت	26

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶-۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانیت‘ نبوت محمدیہؐ سے غداری کا دوسرا نام ہے

قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کو تقریباً ایک سو دو سال بیت چکے ہیں‘ اس کے دعویٰ نبوت کے پہلے دن سے لے کر آج تک امت مسلمہ نے اسے اور اس کے پیروکاروں کو کافر گردانا ہے۔ ایک صدی کسی بھی نظریہ‘ مذہب یا فلسفہ کی حقانیت کو جانچنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ اس طویل مدت میں قادیانیت کو سوائے لعنت و ملامت کے اور کسی چیز سے پالا نہیں پڑا۔ بدکرداری‘ فریب‘ دھوکہ بازی‘ فراڈ‘ بدکاری قادیانیت کا امتیازی نشان ثابت ہو چکی ہے۔ عالمی دہشت گردی کے علمبرداروں کی کاسہ لیسی‘ مسلمانوں کی مخبری‘ اسلام کو بدنام کرنے کی بھرپور کوشش‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور نبوت محمدیہؐ سے غداری وہ افعال ہیں جو قادیانیت کے مکروہ چہرے سے نقاب اٹھا کر اس کے اصلی چہرے کو دنیا کے سامنے لا چکے ہیں۔ مختلف مسلم و غیر مسلم ممالک کی اعلیٰ عدالتیں قادیانیت کے اسلام کے مقابلہ میں ایک علیحدہ مذہب ہونے کے فیصلے صادر کر چکی ہیں۔ قادیانیوں کے جغادری لیڈروں اور ان کی اولادوں کے قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرنے نے ”گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے“ کے مصداق قادیانیت کی لنکا کو گھر کے بھیدی کے ہاتھوں ڈھائے جانے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ مسلمانوں پر ان کی جھوٹی تبلیغ تو کیا کامیاب ہوتی؟ ہندوؤں‘ عیسائیوں اور دیگر غیر مسلموں کو مختلف ترغیبات کے ذریعہ قادیانی بنانے کی کوششیں بھی ناکامی کا منہ دیکھ رہی ہیں۔ اس کے برخلاف اسلام کو دبانے کی تمام تر کوششوں‘ قادیانیوں‘ عیسائیوں اور دیگر مذاہب باطلہ کے ذریعہ اسلام کو ختم کرنے کی سازشوں اور مسلمانوں کو کچلنے کی ہر ممکن کوشش کے باوجود اسلام اور مسلمان تیزی سے پھل پھول رہے ہیں۔ کیا یہ حقائق جاننے کے باوجود قادیانی اپنے جھوٹے مذہب سے چمٹے رہیں گے؟ کیا ان کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ وہ اللہ سے ڈریں؟ کیا وہ اب بھی ایک مدعی کاذب کا دامن پکڑ کر جہنم کا ایندھن بنے رہیں گے؟ قادیانیو! ایمان لے آؤ اور اسلام قبول کر لو صبح کے اجالے اور حشر کی آسانیاں تمہاری راہ دیکھ رہی ہیں۔

گوہر شاہی کی سزا کی منسوخی کی درخواست مسترد

بدنام زمانہ ریاض احمد گوہر شاہی کے بیٹے کی جانب سے دائر کردہ اپیل جس میں عدالت سے استدعا کی گئی تھی کہ گوہر شاہی کو دی گئی سزا کالعدم قرار دی جائے‘ گزشتہ دنوں سندھ ہائی کورٹ کی سرکٹ بینچ حیدرآباد نے مسترد کر دی۔ اس حوالے سے اخبارات میں جو خبر شائع ہوئی وہ درج ذیل ہے:

”ریاض گوہر شاہی کی سزا کے خلاف بیٹے کی اپیل چوتھی بار بھی مسترد

پہلے مسترد کی جانے والی اپیلوں کے آرڈر کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کیا جاتا‘ سندھ ہائی کورٹ

حیدرآباد (نمائندہ جنگ) سندھ ہائی کورٹ کے جسٹس جناب ضیأ پرویز اور جسٹس جناب عارف خلجی پر مشتمل ڈویژن بینچ حیدرآباد نے توہین رسالت کے مقدمے کے سزا یافتہ مجرم اور انجمن سرفروشان اسلام کے بانی و سرپرست ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف اس کے بیٹے حماد ریاض گوہر شاہی کی جانب سے دائر کردہ اپیل کو چوتھی مرتبہ بھی مسترد کر دیا ہے‘ اس موقع پر عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ سے کہا کہ اس سے قبل بھی تین بار اپیلوں کو مسترد کیا جا چکا ہے‘ جن کے آرڈر کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کیا جانا چاہئے تھا‘ اس لئے درخواست قابل سماعت نہیں ہے۔ اپیل کنندہ حماد ریاض گوہر شاہی کے والد ریاض احمد گوہر شاہی کو انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص کے سابق جج عبدالغفور میمن نے توہین رسالت کے مقدمے میں ۱۱/ مارچ ۲۰۰۰ء کو ۹۵ سال قید بامشقت اور بھاری جرمانے کی ادائیگی کی سزا سنائی تھی جبکہ مجرم کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر مولانا احمد میاں حمادی نے تھانہ ٹنڈو آدم میں مقدمہ درج کرایا تھا‘ جس میں الزام عائد کیا گیا تھا کہ ریاض احمد گوہر شاہی حجر اسود میں اپنی شبیہ نظر آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور کلمہ طیبہ میں تحریف کر کے محمد رسول اللہ کی جگہ اپنا نام استعمال کرتا ہے‘ مذکورہ الزامات ثابت ہونے پر اے ٹی سی کورٹ نے عدم موجودگی میں سزا سنائی تھی‘ تاہم روپوشی کے دوران ۲/ دسمبر ۲۰۰۱ء کو مجرم ریاض احمد گوہر شاہی کا انتقال ہو گیا تھا‘ جس کے بعد مجرم کے

بھائی پرویز اختر نے عدالت عالیہ میں درخواست دی تھی جس میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ درخواست گزار کے بھائی کو توہین رسالت کے مقدمے میں انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص نے ۱۱/مارچ ۲۰۰۰ء کو ۹۵ سال قید بامشقت اور بھاری جرمانے کی سزا سنائی تھی اور اب درخواست گزار کا ۲/دسمبر ۲۰۰۱ء کو لندن میں انتقال ہوگیا ہے' عدالت عالیہ نے مذکورہ درخواست کو سماعت کے بعد مسترد کردیا تھا ۱۲/اکتوبر ۲۰۰۲ء کو انجمن سرفروشان اسلام کی ایگزیکٹو کونسل کے چیئرمین محمد اویس نے درخواست دائر کی تھی جسے عدالت نے مسترد کردیا تھا' حماد ریاض نے ۲۳/نومبر کو عدالت عالیہ میں درخواست دی تھی جسے بھی عدالت عالیہ نے مسترد کردیا' جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وکیل منظور احمد راجپوت ایڈووکیٹ نے موقف اختیار کیا تھا کہ مرنے والے کے کسی بھی وارث کو قانونی حق نہیں ہے کہ وہ اس مقدمے کی پیروی کرے' دوسرا یہ کہ ابھی ریاض احمد گوہرشاہی کی اپیل سماعت کے لئے ہے جو ابھی منظور نہیں ہوئی تھی کہ اس دوران اس کا انتقال ہوگیا' ریاض احمد گوہرشاہی مفرور ملزم تھا اور اس کو اپیل کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں تھا' اس لئے درخواست کو مسترد کردیا جائے کیونکہ اس سے قبل بھی اسی موقف پر درخواستیں مسترد ہوچکی ہیں' جس پر عدالت نے درخواست مسترد کردی۔'' (روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۲۴/جنوری ۲۰۰۳ء)

گوہرشاہی یقیناً کذاب اور دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کے خلاف بروقت کارروائی کی ورنہ یہ فتنہ نہ جانے کتنے مسلمانوں کے ایمان کو لے ڈوبتا۔ گوہرشاہی کے پیروکاروں کو ان سطور کے ذریعہ ہم دعوتِ اسلام دیتے ہیں کہ وہ اسلام کے دائرے میں واپس لوٹ آئیں۔ حقیقی روحانیت صرف اسلام میں ہے۔ اس کے سوا روحانیت کے دعویدار دیگر تمام مذاہب بشمول گوہرشاہیت کے' جھوٹے ہیں۔ اب بھی وقت ہے' اسلام کے دروازے ہر توبہ کرنے والے کے لئے کھلے ہیں۔ یاد رکھیں! بروز قیامت گوہرشاہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدمقابل کھڑا ہوگا اور اس دن شفاعت کا اختیار صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوگا' نہ گوہرشاہی کے پاس اور نہ مرزا قادیانی کے پاس۔ اس دن صرف وہی شخص شفاعت کا حقدار ٹھہرے گا جو عقیدۂ ختم نبوت پر مکمل طور پر ایمان رکھتا ہوگا اور جھوٹے مدعیان نبوت سے بیزار ہوگا۔

اصل دہشت گرد کون ہے؟

گزشتہ دنوں حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری مدظلہ نے کلکتہ بھارت کے امریکن سینٹر پر دہشت گردوں کی جانب سے ہونے والے حملے کے بارے میں ایک سابقہ قادیانی کے حوالے سے انکشاف کیا کہ اس حملے میں دو قادیانی ملوث تھے۔ حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری مدظلہ کے اس انکشاف کی خبر درج ذیل ہے:

''مسلم نوجوان قادیانیت کے سامنے سینہ سپر ہوجائیں: مولانا انظر شاہ

عقائد کو اسلامی اصولوں کے مطابق بناکر صلاحیتوں کو اجاگر کیا جائے' انٹرنیٹ پر خطاب

کراچی (نیٹ نیوز) دارالعلوم دیوبند کے حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری نے انٹرنیٹ کے ذریعے پاکستان اور بھارت کے مسلم نوجوانوں سے خطاب میں نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو احیائے دین کی خاطر استعمال کریں' اپنے عقائد کو عین اسلامی بنائیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کرتے ہوئے دین اسلام کی مکمل پیروی کریں' ''عقیدۂ ختم نبوت اور عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم'' کے عنوان سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ یہ دونوں عقائد اسلام کی بنیادوں میں شامل ہیں۔ قادیانیوں کی طرف سے بڑھتی ہوئی اسلام دشمن کارروائیوں کا ذکر کرتے ہوئے مولانا نے لوگوں کو بتایا کہ ایسے حالات میں نوجوانوں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اسلام کے خلاف ان سازشوں کو ناکام بنائیں' حال ہی میں مسلمان ہونے والے ایک سابق قادیانی نے انکشاف کیا کہ پچھلے برس کلکتہ میں امریکن سینٹر پر ہونے والے حملے میں دو قادیانی ملوث تھے اور یہ کہ اس خبر کو بھارتی اخبار نے بھی شائع کیا تھا۔ اس نومسلم نے بتایا کہ قادیانی اپنی نئی نسلوں کو سرے سے یہ بتاتے ہی نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا اور ظل خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ مذکورہ شخص نے بتایا کہ قادیانی اگر مرزا کی کتابوں کو پڑھ لیں تو توبہ کرکے مسلمان ہوجائیں۔'' (روزنامہ اسلام کراچی ۳۰/جنوری ۲۰۰۳ء)

اس انکشاف کے بعد عالمی دہشت گردی کے سدباب کے لئے کام کرنے والی قوتوں کو سنجیدگی کے ساتھ قادیانی جماعت پر عالمی دہشت گردی میں ملوث ہونے کے الزامات کی تحقیقات کرنی چاہئے۔ قادیانی جماعت درحقیقت ایک دہشت پسند تنظیم ہے اور اس کی سرگرمیاں عالمی امن کے لئے سنگین خطرہ ہیں۔ اس لئے پوری دنیا کو عالمی دہشت گردی سے بچانے کے لئے قادیانی جماعت پر دنیا بھر میں پابندی لگانا ازبس ضروری ہے۔

ختم نبوۃ

حج کا سب سے اہم مقصد

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تجدید تعلق

حج کا ایک بڑا اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ ملت حنفی کے امام اور مؤسس حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تجدید تعلق کیا جائے' ان کی میراث کی حفاظت کی جائے' ان کی زندگی اپنے سامنے رکھ کر زندگی کا موازنہ کیا جائے' مسلمانوں کی حالت کا جائزہ لیا جائے اور ان کی زندگی میں جو غلطیاں' فساد اور تحریف نظر آئے اس کو دور کیا جائے اور اس کے اصل سرچشمہ کی طرف رجوع کیا جائے' اس لئے کہ حج ایک قسم کا سالانہ اجتماع ہے' جس کے ذریعہ مسلمان اپنے اعمال اور اپنی زندگی کا احتساب و تجزیہ کر سکتے ہیں اور ان قوتوں اور سوسائٹیوں کے اثرات سے چھٹکارا پا سکتے ہیں' جن کے بیچ میں وہ رہتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:

''(حج کے مقاصد میں) اس میراث کی حفاظت بھی ہے جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے ہمارے لئے چھوڑی ہے' اس لئے کہ یہ دونوں ملت حنفی کے امام اور اس کے مؤسس اور بانی کہے جا سکتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی اسی لئے ہوئی تھی کہ ملت حنفی آپ کے ذریعہ دنیا میں غالب آئے اور اس کا پرچم بلند ہو۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''ملت ابیکم ابرٰھیم''

ترجمہ: ''ملت ہے تمہارے باپ ابراہیم کی۔''

اس لئے یہ ضروری ہے کہ اس ملت کے امام سے جو چیزیں ہم کو ملی ہیں مثلاً خصائل فطرت اور مناسک حج' اس کی ہم حفاظت کریں۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اپنے مشاعر (مقامات حج) پر ٹھہرو' اس لئے کہ تم اپنے باپ کی ایک وراثت کے وارث ہو۔''

حضرت ابراہیمؑ کے قصہ کی حج میں تمثیل:

حج کی سب سے نمایاں اور دلکش تصویر اور وہ روح جو اس کے تمام اعمال و مناسک میں جاری و ساری نظر آتی ہے' وہ عشق و شوریدگی' مرمٹنے اور قربان ہو جانے کا جذبہ ہے' اس میں جسم و عقل کی لگام دل اور جذبات کے حوالہ کر دی جاتی ہے اور عشاق و محبین اور ان کے امام و پیشوا ابراہیم خلیل اللہ کی ہر ہر ادا کی نقل کی جاتی ہے' کبھی بیت اللہ کے طواف کا شوق ہوتا ہے' کبھی حجر اسود کا بوسہ' کبھی صفا و مروہ میں ماں کی مامتا' جوش' اضطراب کی اس طرح نقل کی جاتی ہے' جہاں وہ دوڑی تھیں' اس جگہ دوڑا جاتا ہے اور جہاں وقار و متانت کے ساتھ چلی تھیں' وہاں اسی طرح چلا جاتا ہے' پھر منیٰ روانگی کا حکم ہے' اس کے بعد عرفات کے میدان اور پہاڑی کے دامن میں ٹھہرنا اور دل کھول کر اور رو رو کر دعا و مناجات کی ہدایت ہے' رات مزدلفہ میں گزاری جاتی ہے' اس کے بعد منیٰ واپسی ہوتی ہے اور یہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید و پیروی میں کیا جاتا ہے' لیکن اس عشق و محبت اور تقلید کی سب سے واضح تصویر رمی جمرات ہے جو صرف ایک ایسے فعل کی تقلید ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صادر ہوا تھا' عشاق و محبین کی تقلید ایک متعدی طاقت ہے' اس کی نقل کرنے والے میں بھی وہی جذبات محبت منتقل ہو جاتے ہیں اور گویا بجلی کے سوئچ یا پاور ہاؤس سے اس کا تعلق ہو جاتا ہے' جس سے تمام تاروں میں بجلی دوڑ جاتی ہے اور پورے شہر کو جگمگا دیتی ہے' یہ اللہ تعالیٰ کی

رحمت وعنایت کو متوجہ کرنے کا بہترین اور بہت موثر ذریعہ ہے' جس نے اس محبت کا مزہ چکھا ہے' اس کے لئے اس منظر سے زیادہ پرکیف اور دلفریب منظر کوئی نہیں ہوسکتا' جب وفا شعار اور جاں نثار عشاق و محبین اس کہانی کو دہراتے اور ان واقعات کی نقل کے لئے اس سرزمین میں جمع ہوتے ہیں' جو اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ وہی تمام چیزوں کو عدم سے وجود میں لاتا ہے' وہی اسباب پیدا کرتا ہے اور وہی ان کا مالک ہے' وہ جب چاہتا ہے اسباب کو مسببات سے جدا کرتا ہے اور اشیاء سے ان کے خواص کو سلب بھی کرلیتا ہے اور ان سے وہ چیزیں ظاہر کرتا ہے اور جس کام پر چاہتا ہے لگادیتا ہے' لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کی بھٹی تیار کی اور کہا کہ ''انہیں تو جلادو اور اپنے ٹھاکروں کا بدلہ لے لو اگر تمہیں (کچھ) کرنا ہے'' لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام جانتے تھے کہ آگ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے تابع ہے' جلانا اس کی مستقل بالذات صفت نہیں ہے' جو کبھی اس سے جدا نہیں ہوسکتی' ایک اضافی صفت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس میں امانت کے طور پر رکھی ہے' اس کی لگام اسی کے ہاتھ میں ہے' جب چاہے ڈھیل دے دے جب چاہے کھینچ لے اور اسی آگ کو دیکھتے دیکھتے گلستان اور چمنستان بنادے' اس ایمان ویقین کے ساتھ وہ اس میں اطمینان کے ساتھ داخل ہوگئے اور وہی ہوا جو انہوں نے سوچا تھا:

''ہم نے حکم دیا: اے آگ! تو ٹھنڈی اور بے گزند ہوجا ابراہیم کے حق میں اور (لوگوں نے) ان کے ساتھ برائی کرنا چاہی تھی' سو ہم نے انہیں (لوگوں) کو ناکام کردیا۔''

لوگوں کا عام عقیدہ اور تجربہ یہ تھا کہ زندگی وافر پانی' زرخیز مٹی' کھیت و باغات پر قائم ہے' چنانچہ وہ اپنے بتوں اور خاندانوں کے لئے ان شہروں اور ملکوں کی تلاش میں رہتے تھے' جو وطن بنانے کے لائق ہوں اور وہاں کی زمین بہت زرخیز اور سرسبزی وشادابی خوب ہو' پانی وافر مقدار میں ملے' تجارت اور صنعتی کاروبار کے لئے سہولتیں حاصل ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس عقیدے وتجربہ اور دستور ورواج کے خلاف بغاوت کی اور خود عمل کرکے دکھایا' انہوں نے اپنے مختصر خاندان کے لئے جو ماں بیٹے پر مشتمل تھا' ایک ایسی وادی غیر ذی زرع (بے آب وگیاہ وادی) کا انتخاب کیا' جس میں نہ زراعت کی صلاحیت تھی' نہ تجارت کا موقع' وہ دنیا سے منقطع' تجارتی مراکز اور شاہراہوں اور دولت اور خوشحالی کے علاقوں سے بہت دور واقع تھی' یہاں پہنچ کر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ ان کے رزق میں کشائش پیدا فرمائے' دلوں کو ان کی طرف مائل کردے اور ہر طرح کے پھل بغیر اسباب اور عام راستوں کے وہاں پہنچتے رہیں انہوں نے یہ دعا کی:

''اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد کو بے زراعت میدان میں آباد کردیا ہے' تیرے معظم گھر کے قریب (یہ اس لئے) اے ہمارے پروردگار! کہ وہ لوگ نماز کا اہتمام رکھیں سو تو کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے اور انہیں کھانے کو پھل دے' جس سے یہ شکرگزار رہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ایسی قبول فرمائی کہ رزق اور امن دونوں چیزوں کی ضمانت کردی اور ان کے شہر کو ہر قسم کے پھلوں اور اپنی مختلف نعمتوں کا مرکز بنادیا:

''کیا ہم نے ان کو امن و امان والے حرم میں جگہ نہیں دی' جہاں ہر قسم کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں ہمارے پاس بطور کھانے کے لئے لیکن ان میں سے اکثر لوگ اتنی بات بھی نہیں جانتے۔''

''چاہئے تھا کہ اس (خانہ کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں' جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور انہیں خوف سے امن دیا۔''

انہوں نے اپنے گھر والوں کو ایک ایسی زمین میں لاکر چھوڑ دیا جہاں حلق تر کرنے کے لئے پانی بھی نہ تھا' لیکن ایسی ریگستانی اور پتھریلی زمین سے اللہ تعالیٰ نے ایک چشمہ جاری فرمایا' ریت سے پانی خود بخود ابلنے لگا اور بغیر کسی توقف کے آج تک اسی طرح جاری ہے' لوگ جی بھر کر اس کو پیتے ہیں اور بھر بھر کر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔

وہ اپنے گھر والوں کو ایک ایسی ویران و غیرآباد جگہ چھوڑ دیتے ہیں' جہاں آدمی کا سایہ بھی نظر نہیں آتا' لیکن دیکھتے دیکھتے وہ جگہ ایسی معمور و آباد ہوجاتی ہے کہ دنیا کے ہر علاقے کے لوگ وہاں دیکھے جاسکتے ہیں' حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی ان کی عہد اور ان کے سوسائٹی کی حد سے بڑی ہوئی مادیت اور اسباب کی پرستش کے خلاف ایک چیلنج تھی۔

☆☆..........☆☆

ختم نبوت

حج اسلام کا بنیادی رکن

مولانا مفتی محمد جمیل خان

حج اسلام کے اہم اور بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور ہر مسلمان صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت کا اعلان اس انداز میں فرمایا ہے:

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے لوگوں پر حج بیت اللہ فرض ہے جس شخص کو وہاں پہنچنے کی استطاعت ہو' اور جس نے انکار کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث شریفہ بھی اس کی فرضیت کا اعلان فرما رہی ہیں:

﴿ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا پس تم حج کرو۔"

﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے (آخری) رسول ہیں' (۲) نماز پڑھنا' (۳) زکوٰۃ دینا' (۴) بیت اللہ شریف کا حج کرنا' (۵) روزے رکھنا۔"

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں اور سوال کیا کہ میرے والد پر بڑھاپے کی حالت میں حج فرض ہوا ہے اور وہ خود اس فریضہ کو ادا نہیں کر سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں تم ان کی طرف سے حج ادا کرو۔ (حج فرض نہ ہوتا تو آپ فرما دیتے کہ کوئی ضرورت نہیں)۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک امت کا اس پر اجماع رہا ہے کہ حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور اس کی ادائیگی صاحب استطاعت پر فرض ہے۔ حج فرض ہونے کے علاوہ اپنے اندر بے شمار فضائل اور انعامات رکھتا ہے جو اس کے ادا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں:

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: "عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو ان کے درمیان سرزد ہوں اور حج مبرور کی جزا جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں۔"

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے حج کیا اور بری باتوں اور گناہوں کے کاموں سے دور رہتا ہے تو وہ ایسا گناہوں سے پاک ہو کر لوٹتا ہے' جیسے کہ آج ہی پیدا ہوا ہے۔"

﴿ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ صفا کے قریب تشریف فرما تھے آپ نے دیکھا کہ یمن کی ایک جماعت آئی انہوں نے عمرہ کا طواف کیا اور پھر صفا مروہ کی سعی کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلایا اور پوچھا کہ کس لئے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے' آپ نے پوچھا' کوئی غرض' تجارت یا عزیز رشتہ داروں سے ملاقات کہا نہیں۔ فرمایا سابقہ تمام گناہ معاف' اب نئے سرے سے اعمال شروع کرو۔"

ویسے تو بیت اللہ شریف کی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام نے فرمائی تھی اور اس زمانہ سے حج شروع ہو گیا تھا لیکن زمانے کی گردش نے بیت اللہ کے نشانات کو ختم کر دیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بے شمار قربانیوں کے بدلے اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ بیت اللہ شریف کی تعمیر کا حکم دیا۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے جگہ کی نشاندہی فرمائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام معمار بنے' حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے مزدوروں کی حیثیت سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی معاونت فرمائی۔ بیت اللہ شریف کی تعمیر کے بعد آپ نے دعا فرمائی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ آپ دنیا والوں کے لئے حج کا اعلان فرمائیں۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

روایات کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس ندا اور اعلان حج کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کے ذریعہ اس وقت موجود تمام انسانوں کے کانوں تک پہنچا دیا۔ اس طرح اس وقت سے لے کر قیامت تک جن ارواح کو اس دنیا میں آنا تھا ان تک بھی اللہ تعالیٰ نے اس اعلان حج کو پہنچا دیا۔ جن خوش قسمت لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس آواز کو توجہ کے ساتھ سن کر جواب دیا اللہ تعالیٰ نے ان کے مقدر میں حج مقرر کر دیا' یعنی جتنی مرتبہ جواب دیا اتنی مرتبہ بیت اللہ شریف کی حاضری مقرر کی۔ جس طرح حج ادا کرنے والوں کی فضیلت ہے اسی طرح اس کو ترک کرنے اور بے پروائی برتنے والوں کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعید فرمائی ہے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص کو کسی ضروری حاجت یا ظالم بادشاہ یا شدید مرض نے حج سے نہیں روکا اور اس نے حج نہیں کیا تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے۔"

حج زندگی میں ایک مرتبہ ہر مسلمان عاقل وبالغ شخص پر فرض ہے جس کے پاس اتنی استطاعت ہو کہ وہ مکہ مکرمہ آنے جانے کے اخراجات ادا کر سکتا ہو اور اپنی اس غیر موجودگی میں اپنے اہل و عیال کے لئے اخراجات دے سکتا ہو۔ فریضہ حج اپنے اخراجات سے یا کسی اور کے اخراجات سے ادا کر لیا تو حج کا فریضہ ادا ہو جائے گا دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر والدین میں سے کوئی حج ادا کئے بغیر فوت ہو جائے تو اولاد کے لئے بہتر ہے کہ ان کی طرف سے حج بدل کے ذریعے اس فریضہ کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔ حج کی فرضیت کا انکار کرنا کفر اور اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

حج کی ادائیگی سے پہلے نیت کی اصلاح بہت ضروری ہے۔ نیت میں ذرا سی خرابی اس حج کو ضائع کر دے گی۔ حج کرنے کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی' بیت اللہ شریف کی زیارت اور روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری ہو۔ دکھاوا' نام و نمود یا حاجی کہلانا یا عزیزوں نے حج کیا اس لئے حج کرتے ہیں وغیرہ کی نیت نہ ہو۔ دوران حج ہر قسم کے گناہوں سے اپنے آپ کو بچانا ضروری ہے۔ حج تین طریقوں سے ادا کیا جاتا ہے:

(۱)......حج قران'

(۲)......حج تمتع'

(۳)......حج افراد۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حج قران سب سے افضل ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ کے یہاں حج تمتع افضل ہے' حج قران میں حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی جاتی ہے۔ حج تمتع میں پہلے عمرہ کی اور حج کے وقت حج کی نیت کی جاتی ہے اور حج افراد میں صرف حج ادا کیا جاتا ہے' اس لئے اس کی نیت کی جاتی ہے۔ عازمین حج اپنے اپنے ملک کے طریقہ کے مطابق بیت اللہ شریف کی روانگی کا اہتمام کریں گے۔ پاکستان میں وزارت مذہبی امور کے تحت حاجیوں کو پشاور' اسلام آباد' لاہور' ملتان' سکھر' کوئٹہ اور کراچی کے حاجی کیمپوں سے روانہ کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ تاریخ سے ۲ دن پہلے حاجی کیمپ بلا کر پاسپورٹ' ٹکٹ' کرنسی وغیرہ دی جاتی ہے اور آٹھ گھنٹے پہلے ایئرپورٹ پر پی آئی اے' سعودی ایئر لائن کے ذریعہ بورڈنگ کارڈ جاری کر کے روانہ کیا جاتا ہے۔ دیگر ممالک میں بعض ملکوں میں حکومتی انتظامات کے تحت اور بعض ممالک میں مسلمانوں کی حج کمیٹیوں اور بعض ممالک میں مسلمان انفرادی طور پر سفر کا اہتمام کرتے ہیں۔ تمام صورتوں میں بہتر طریقہ یہی ہے کہ گھر سے احرام باندھ لیا جائے تاکہ اس مبارک موقع پر گھر والے بھی دعا میں شریک ہو جائیں' ورنہ ایئرپورٹ پر یا میقات آنے سے پہلے احرام باندھا جا سکتا ہے۔ جہازوں میں میقات آنے کی جگہ کا اعلان کرتے ہیں۔ عازمین حج اس طرح نیت کریں گے۔ حج تمتع کرنے والے اس طرح نیت کریں گے:

"غسل کر کے احرام کی دو چادریں پہن کر دو رکعت نماز سر ڈھانپ کر ادا کریں۔ پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھیں۔"

اس کے بعد یہ الفاظ ادا کریں:

"اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں' اے اللہ! اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔"

اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ ان الفاظ میں پڑھیں گے:

"لبیک اللھم لبیک'
لبیک لا شریک لک
لبیک' ان الحمد والنعمۃ
لک والملک لا شریک
لک"

حج قران والے اس طرح نیت کریں گے:

"اے اللہ! میں عمرہ اور حج کی ادائیگی کا ارادہ کرتا ہوں' اے اللہ! اس

کو آسان فرما اور قبول فرما۔ اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔"

حج افراد والے اس طرح نیت کریں گے :

"اے اللہ! میں حج کرنے کا ارادہ کرتا ہوں' اے اللہ! اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔ اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔"

عورتیں ایسا لباس پہنیں گی جس سے ان کا پورا جسم سوائے چہرہ' ہتھیلیوں اور پاؤں کے چھپ جائے۔ چہرہ کا پردہ حج کے دوران بھی ہے لیکن اس انداز میں کہ چہرہ پر کپڑا نہ لگے۔ جدہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا پہلا زینہ ہے' وہاں اتر کر سعودی قوانین کے مطابق امیگریشن اور کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ روانگی ہوگی' راستہ میں ایک "رحل" بنی ہوئی ہے۔ یہاں سے حدود حرم کا آغاز ہو جاتا ہے' بعض علماء کرام کے نزدیک اس حدود ہی سے ایک لاکھ گنا ثواب کا اضافہ ہو جاتا ہے' اس لئے اب اور زیادہ دل میں محبت اور لگن پیدا کرنی چاہئے دوران سفر لبیک کا ترانہ مرد حضرات زور' زور سے عورتیں آہستہ آہستہ بہت زیادہ پڑھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ ترانہ حج بہت زیادہ پسند ہے۔ تھوڑی دیر بعد مکہ مکرمہ کی حدود شروع ہوں گی' بیت اللہ شریف کے مینارے نظر آئیں گے' ان کو دیکھ کر خوب دعائیں کریں' گاڑیاں سیدھی معلم کے دفتر میں اتاریں گی' معلم وغیرہ کے امور نمٹا کر اپنی رہائش گاہ پر آجائیں اور سامان وغیرہ رکھیں' اس کے بعد اطمینان سے کسی پرانے واقف کار کے ساتھ عمرہ یا ارکان حج کی ادائیگی کے لئے بیت اللہ شریف کی طرف جائیں۔ بیت اللہ شریف کا جو دروازہ گھر کے قریب ہو وہاں سے داخل ہو جائیں' باب السلام سے داخل ہونا مسنون ہے۔ جیسے ہی دروازے سے داخل ہوں گے تو بیت اللہ شریف پر نگاہ پڑے گی یہاں پر خوب رو رو کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں' یہاں دعا قبول ہوتی ہے' بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ یہ دعا مانگی جائے :

"اے اللہ! مجھے مستجاب الدعوات بنا دے۔"

دعا سے فارغ ہو کر بیت اللہ شریف کی طرف وقار سے روانہ ہوں' بیت اللہ شریف کے قریب پہنچ کر اپنے احرام کی اوپری چادر کو دائیں ہاتھ کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈال دیں اور دایاں کندھا ننگا رکھیں۔ عورتیں اپنی اسی حالت میں ہی رہیں گی۔ حج کی اصطلاح میں اس کو اضطباع کہتے ہیں' اس کے بعد حجر اسود کی طرف آئیں' حجر اسود کی سیدھ میں بیت اللہ شریف کے فرش پر ایک براؤن رنگ کی لکیر بنی ہوئی ہے' اس کے قریب پہنچ کر بیت اللہ شریف کا رخ کریں اور نیت کریں' حج تمتع اور قران والے' عمرہ کے طواف اور افراد والے طواف قدوم کی نیت کریں :

"اے اللہ! میں بیت اللہ کے طواف کے سات چکر کی نیت کرتا ہوں۔ اے اللہ! اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔"

اس کے بعد اس لکیر پر کھڑا ہو کر اپنا رخ حجر اسود کی طرف کریں اور تکبیر تحریمہ کی طرح اپنے ہاتھ کندھوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف ہو۔ اس کے بعد "بسم اللہ' اللہ اکبر" کہہ کر اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو چوم لیں اور ایڑیوں کے بل گھوم کر بیت اللہ شریف کا طواف شروع کر دیں۔ طواف کے دوران بایاں کندھا بیت اللہ شریف کی طرف رہے گا' سینہ اور کمر کسی صورت میں بیت اللہ شریف کی طرف نہ ہو' جس جگہ ایسا ہو گیا تو اتنی جگہ طواف میں شامل نہیں ہوگی۔ طواف کے دوران جو دعائیں یاد ہوں وہ پڑھیں ورنہ تیسرا کلمہ پڑھتے رہیں' اردو میں دعائیں مانگیں' صرف رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان "ربنا اتنا" والی دعا پڑھنا مستحب ہے۔ حجر اسود پر پہنچ کر ایک چکر مکمل ہوگا' اب اسی طرح "استلام" کریں جس طرح نیت کرتے وقت کیا تھا۔ بغیر حجر اسود کی طرف مڑے ہوئے ہاتھ کا اشارہ کر کے بھی استلام کر سکتے ہیں' مڑنے کی صورت میں پھر ایڑیوں کے بل گھوم کر دوسرا چکر شروع کرنا ہوگا' سات چکر مکمل ہونے پر طواف مکمل ہوگا۔ طواف مکمل کر کے مقام ابراہیم پر آکر دو رکعت نماز پڑھیں' یہ واجب طواف ہے' اگر مکروہ وقت ہو' یعنی فجر کے بعد سے لے کر طلوع آفتاب تک' زوال کا وقت' عصر کے بعد سے لے کر مغرب تک تو یہ مقام ابراہیم کی دو رکعتیں دوسرے وقت میں ادا کریں۔ مقام ابراہیم کے بعد اگر رش نہ ہو تو ملتزم پر آکر خوب دعائیں مانگیں' ملتزم اللہ تعالیٰ کی چوکھٹ کو کہا جاتا ہے۔ حجر اسود سے لے کر بیت اللہ شریف کے دروازے تک کا حصہ ملتزم کہلاتا ہے۔ اس جگہ دعا کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے سینہ کو دیوار سے چپکا کر اپنے ہاتھوں کو اوپر کر کے دیوار کعبہ پر رکھ کر رو رو کر خوب دعائیں کریں۔ آنسوؤں کا نذرانہ پیش کریں' ملتزم سے فارغ ہو کر بیت اللہ شریف کے دروازے کے سامنے کی طرف زمزم ہے' تین طرف دیواریں اور ایک طرف سیڑھیاں ہیں' ایک حصہ عورتوں کے لئے' ایک حصہ مردوں کے لئے' اس میں جاکر خوب زمزم پئیں۔ حدیث

ختم نبوۃ

شریف کے مطابق تین مرتبہ پیٹ بھر کر زمزم پینا سنت ہے۔ اس کے بعد اوپر آکر بیت اللہ شریف کی طرف رخ کر کے خوب دعائیں مانگیں' زمزم سے فارغ ہو کر صفا کی طرف جاتے ہوئے حجر اسود کی سیدھ میں کھڑے ہو کر استلام کریں اور پھر صفا کی طرف روانہ ہو جائیں۔صفا مروہ کے درمیان ایک بڑا سا بر آمدہ بنا ہوا ہے ایک طرف سے مروہ کی طرف جاتے ہیں اور دوسری طرف مروہ سے صفا کی طرف آتے ہیں۔ صفا کی طرف اتنا اوپر چڑھیں کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگے۔بیت اللہ شریف کی طرف رخ کر کے دعائیں کریں اور نیت کریں :

"اے اللہ! میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا ارادہ کرتا ہوں۔ اے اللہ! آسان فرما اور قبول فرما۔"

شروع کرتا ہوں وہاں سے جہاں سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شروع کیا ہے :

"بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔"

حج تمتع اور قران والے عمرہ کی سعی اور حج افراد والے حج کی سعی کی نیت کریں گے۔اس کے بعد مروہ کی طرف روانہ ہو جائیں درمیان میں سبز ستون آئیں گے' ان سبز ستونوں کے درمیان مرد حضرات دوڑیں گے۔ مروہ پر پہنچ کر پھر بیت اللہ شریف کی طرف رخ کر کے دعائیں کریں گے اور پھر صفا کی طرف دوسرا چکر شروع کریں گے۔ دوسرا چکر صفا پر' تیسرا چکر مروہ پر' چوتھا چکر صفا پر' پانچواں چکر مروہ پر' چھٹا چکر صفا پر اور ساتواں چکر مروہ پر ختم ہو گا۔ اس طرح سعی مکمل ہو گی۔ سعی مکمل ہونے کے بعد حج تمتع والے حلق (سر کے پورے بال منڈانا) یا قصر (سر کے چوتھائی بال کٹوانا) کرا کر احرام اتار کر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں گے۔حج قران اور حج افراد والے حلق یا قصر نہیں کرائیں گے' بلکہ اسی احرام سے حج کے ارکان ادا کریں گے۔ آٹھ ذی الحجہ تک اب حجاج کرام فارغ ہیں' طواف کریں' نمازیں پڑھیں' مکہ مکرمہ کے مقدس مقامات کی زیارت کریں۔ آٹھ ذی الحجہ کی صبح یا سات ذی الحجہ کو حج تمتع والے حج کا احرام باندھیں گے اور حج کی نیت کریں گے۔ غسل کر کے احرام کی چادریں پہن کر اور عورتیں احرام کا لباس پہن کر بیت اللہ شریف میں دو رکعت نماز ادا کر کے نیت کریں' گھر میں بھی نیت کی جا سکتی ہے :

"اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اُس کو آسان فرما اور قبول فرما۔"

اس نیت کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔

اس کے بعد نفلی طواف کر کے اگر حج کی سعی پہلے کرنا چاہیں تو حج کی سعی کریں' افضل یہ ہے کہ طواف زیارت کے بعد حج کی سعی کریں۔ معلم والے سات ذی الحجہ کی شام سے ہی منیٰ کی طرف حجاج کرام کو منتقل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔افضل وقت آٹھ ذی الحجہ کی صبح طلوع آفتاب کے بعد منیٰ کی طرف جانا ہے اور ظہر سے پہلے پہلے منیٰ پہنچنا ہے' اس لئے انتظامات کے مطابق منیٰ کے لئے روانہ ہو جائیں۔ آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ میں ظہر' عصر' مغرب اور عشا کی نماز پڑھنی ہے اور عرفات کی عبادت کے لئے تیاری کرنی ہے۔ اس دوران عبادت کریں گے' حج کے مناسک ایک دوسرے کو سکھائیں' رات کو تہجد وغیرہ ادا کریں۔

۹ ذی الحجہ کو فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سے عرفات کے میدان کی طرف روانگی شروع ہو جائے گی اور اکثر حجاج کرام زوال سے پہلے عرفات کے میدان پہنچ جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی زوال کے وقت سے پہلے عرفات میں داخل ہو گئے تھے' اس لئے فجر کی نماز ادا کر کے میدان عرفات جانے کی تیاری شروع کر دیں۔ یہ حج کا سب سے اہم رکن وقوف عرفہ ہے' اور اسی پر حج موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ عرفات کے میدان کا منظر فرشتوں کے سامنے فخر سے دکھا کر اعلان فرماتے ہیں کہ :

"میں نے ان حجاج کرام کو بخش دیا اُن کو بھی بخش دیا جن کی یہ حجاج کرام سفارش کریں گے۔"

ظہر سے لے کر ۱۰ ذی الحجہ کو طلوع فجر تک کا وقت وقوف عرفہ کا وقت ہے' کوئی شخص احرام کی حالت میں اس دوران ایک لمحہ کے لئے بھی یہاں سے گزر جائے تو حاجی بن جاتا ہے۔ اس کا اصل وقت ظہر سے لے کر مغرب تک کا ہے۔ اس وقت کی سب سے زیادہ قدر کرنی ہے اور ظہر سے لے کر مغرب تک کھڑے ہو کر دعائیں کرنی ہیں۔ سب سے مبارک جگہ جبل رحمت کے قریب ہے' کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبل رحمت کے قریب وقوف عرفہ کیا تھا اور مسجد نمرہ میں ظہر اور عصر اکٹھی ادا کر کے خطبہ حج دیا تھا پھر مغرب تک کھڑے ہو کر دعائیں فرماتے رہے۔ اس لئے سنت نبوی ﷺ کے مطابق زوال کے قریب پہنچ کر جو حجاج کرام مسجد نمرہ یا جبل رحمت کے قریب جانا چاہتے ہوں وہ وہاں چلے جائیں۔ باقی حجاج کرام اپنے اپنے خیموں میں عبادت اور دعاؤں کی تیاری شروع کر دیں۔ پانی اگر ہو تو پانی بہالیں' اپنے اپنے خیموں میں جماعت کا اہتمام کریں' زوال کا اعلان ہوتے ہی ضروریات سے فارغ ہو کر نماز کی تیاری کریں۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

مسجد نمرہ والے ظہر اور عصر ساتھ ادا کریں گے‘ لیکن اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھنے والے ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں جماعت کے ساتھ ادا کریں گے۔ ظہر کی نماز پڑھ کر قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو جائیں اور خوب دعائیں مانگیں۔ مناجات مقبول‘ درود شریف کی کتابیں وغیرہ سے دعائیں اور درود شریف پڑھیں‘ سو مرتبہ چوتھا کلمہ‘ سو مرتبہ سورۂ اخلاص‘ سو مرتبہ درود ابراہیمی کا پہلا حصہ پڑھیں کیونکہ حدیث شریف کے مطابق اس کے پڑھنے والے کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتے ہیں۔ اردو میں یا اپنی زبان میں دعائیں مانگیں‘ خوب روئیں‘ بچوں کی طرح بلک بلک کر خدا سے مانگیں۔ مغرب سے ایک گھنٹہ پہلے کھلے آسمان تلے میدان میں رو کر اپنے ساتھیوں سمیت اجتماعی دعائیں مانگیں۔ مغرب تک دعاؤں کا یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ مغرب ہوتے ہی وقوف عرفہ کا وقت ختم ہو گیا۔ اب مزدلفہ روانگی کی تیاری کریں‘ بعض لوگ جلدبازی کی وجہ سے اور بسوں میں پہلے جگہ حاصل کرنے کے لئے عصر کے وقت سے پہلے ہی بسوں میں سوار ہو جاتے ہیں وہ اپنا بڑا نقصان کرتے ہیں۔ سب سے قیمتی وقت مغرب سے ایک گھنٹہ پہلے کا ہے‘ اس کو ضائع نہ کریں‘ مغرب سے پہلے بسیں نہیں چلیں گی‘ اس لئے کوئی فائدہ نہیں‘ مغرب ہوتے ہی مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ مغرب کی نماز عشاء کے ساتھ ملا کر مزدلفہ میں ادا کرنی ہے‘ اس لئے مغرب کے بعد روانہ ہوں‘ رات کو جس وقت بھی مزدلفہ پہنچیں پہلے مغرب کی نماز ادا کریں اور پھر عشاء کی نماز ادا کریں۔ اس کے بعد تھوڑی دیر آرام کر کے تہجد کے لئے اٹھ کر تہجد پڑھ لیں اور خوب دعائیں کریں‘ آج کی رات کو بعض علمائے کرام نے شب قدر سے بھی زیادہ قیمتی قرار دیا ہے۔ فجر کی نماز ادا کر کے قبلہ رخ کھڑے ہو کر وقوف مزدلفہ کریں اور پھر شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں چن لیں‘ پچاس ساٹھ کے قریب کنکریاں تینوں دن کے لئے لے لیں‘ پھر منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں‘ منیٰ پہنچ کر خیموں میں سامان وغیرہ رکھ دیں اور اس کے بعد آج ۱۰ ذی الحجہ کو سب سے پہلے بڑے شیطان کو کنکریاں مار کر ”رمی“ کا واجب ادا کرنا ہے۔ شروع میں بہت ہجوم ہوتا ہے‘ صبح سے لے کر مغرب تک مستحب وقت ہے اور دوسرے دن کی طلوع صبح صادق تک اس کا وقت باقی ہے‘ اس لئے عورتیں اور ضعیف اور کمزور لوگ عصر کے بعد یا عشاء کے بعد رمی کر لیں‘ جوان مغرب سے پہلے پہلے کر لیں۔ رمی کے لئے آج بڑے شیطان کو سات کنکریاں اس طرح ماریں کہ شیطان کے اردگرد رہتے ہوئے دائرے کے اندر کنکریاں گر جائیں۔

اس کے بعد حج افراد والے حلق اور قصر کرا کر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں گے۔ حج قران اور تمتع والے پہلے قربانی کریں گے‘ رمی کرتے ہی خود یا اپنے کسی ساتھی کو قربانی کے لئے بھیج دیں۔ بینکوں کے ذریعے قربانی کرنے میں مشکل یہ ہے کہ پتہ نہیں کہ وہ کب ہوئی ہے اور قربانی کس نے کی‘ اس لئے بہتر یہ ہے کہ خود قربانی کریں‘ قربانی کی اطلاع ملتے ہی حلق اور قصر کرا کر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں۔ عید کے نئے کپڑے پہن لیں‘ حجاج کرام پر عید کی نماز معاف ہے۔ اس کے بعد طواف زیارت کے لئے بیت اللہ شریف چلے جائیں‘ طواف زیارت ۱۰ ذی الحجہ سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ کے دن مغرب کا وقت داخل ہونے تک ادا کیا جا سکتا ہے‘ اس لئے کسی بھی وقت سہولت کے ساتھ ادا کر لیں۔ ۱۱ ذی الحجہ کے زوال کے وقت تک آپ نے کوئی رکن ادا نہیں کرنا‘ اس لئے انفرادی طور پر عبادت کرتے رہیں‘ ۱۱ ذی الحجہ کے دن زوال ختم ہوتے ہی رمی کا وقت شروع ہو جائے گا۔ آج تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہیں‘ اس کا وقت ۱۲ ذی الحجہ کے دن طلوع صبح صادق تک ہے۔ اس لئے جب وقت ملے ادا کر لیں‘ پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور تھوڑا ہٹ کر بیت اللہ شریف کی طرف رخ کر کے دعا کریں‘ پھر درمیانے شیطان کو اسی طرح مار کر دعا کریں‘ پھر بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں۔ ۱۲ ذی الحجہ کی رمی کا وقت بھی زوال کے بعد سے لے کر دوسرے دن صبح صادق تک ہے‘ اس میں بھی پہلے چھوٹے شیطان کو پھر درمیانے شیطان کو اور پھر بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں گے‘ اس طرح حج کے پانچ دن کے مناسک ادا ہو گئے‘ اب جو لوگ جلدی واپس جا رہے ہیں وہ حج کا آخری رکن طواف وداع ادا کر کے واپسی کے سفر پر روانہ ہو جائیں گے اور جو لوگ تاخیر سے واپس ہوں گے وہ طواف وداع آخری دن تک ادا کر سکتے ہیں۔

حج کا سفر کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے حاضر ہوں۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حج کی تکمیل اور قبولیت حج کی شرائط میں سے ہے اور یہ امت پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے۔ ائمہ اربعہ امام اعظم ابو حنیفہ‘ امام شافعی‘ امام مالک‘ امام احمد

ن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کو اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ اور اہم عبادت قرار دیا ہے' اس لئے ہر حاجی کے لئے اس کو لازمی قرار دیا۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے میری قبر اطہر کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی۔"

ایک حدیث شریف میں ہے کہ جس نے میری قبر مبارک کی زیارت کی میرے لئے لازمی ہو گیا کہ میں اس کی شفاعت کروں۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ "جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں تسلسل کے ساتھ ادا کیں میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں گا۔" ایک روایت میں ہے کہ "جس نے حج کیا اور میری زیارت کے لئے نہیں آیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔" بہر حال تواترات سے یہ ثابت ہے کہ حج ادا کرنے والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضری دیں اور چالیس نمازیں مسجد نبوی ﷺ میں ادا کریں اس لئے جن حجاج کرام کے پاس پہلے وقت ہو وہ حج سے پہلے اور جن کے پاس پہلے وقت نہ ہو وہ حج کے بعد روضہ اقدس ﷺ کی حاضری کے لئے مدینہ طیبہ کا سفر کریں۔ سفر کا آغاز ہوتے ہی درود شریف کی کثرت کریں' راستہ میں جو مبارک مقام آئے اس کی زیارت کریں' مدینہ طیبہ کی حدود آتے ہی دعا پڑھیں:

"اے اللہ! آپ کا اور آپ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حرم ہے اس کو میرے لئے جہنم سے بچانے والی ڈھال بنا دیجئے۔"

اس کے بعد گھر پہنچ کر سامان وغیرہ رکھ کر اچھی طرح غسل کر کے اپنا سب سے بہترین لباس پہن لیں' خوب خوشبو وغیرہ لگائیں اور اس کے بعد صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کے لئے وقار و احترام سے درود شریف پڑھتے ہوئے باب جبریل سے مسجد نبوی میں داخل ہوں' اگر ادھر رش ہو تو کسی بھی دروازے سے داخل ہو جائیں اور ریاض الجنۃ میں یا مسجد نبوی کے کسی حصے میں دو رکعت نماز تحیۃ المسجد اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کر کے خوب دعائیں مانگیں اور دل کو گناہوں سے پاک کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری کا تصور کر کے روضہ مبارکہ کے سرہانے کی طرف سے سلام کے لئے حاضری کے لئے روانہ ہوں۔ جالی مبارکہ کے قریب پہنچ کر اور مؤدب ہو جائیں' نظریں نیچی کر لیں' درمیانی جالی میں تین دائرے بنے ہوئے ہیں۔ پہلا دائرہ سب سے بڑا ہے' اس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ کی نشاندہی ہوتی ہے' اس کے سامنے چند گز دور ہو کر ادب کے ساتھ کھڑے ہو جائیں اور سلام پیش کریں ستر مرتبہ: "صلی اللہ علیک یا سیدی یا رسول اللہ" پڑھیں۔ اسی طرح دیگر طریقوں سے سلام پیش کریں جتنا وقت دل لگے سلام پیش کرتے رہیں' اپنے گناہوں کی معافی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے ساتھ طلب کریں' اور پھر والدین' بہن' بھائیوں کی طرف سے سلام پیش کریں' پھر جنہوں نے کہا تھا ان کی طرف سے سلام پیش کریں ان الفاظ میں:

"اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں آپ کی خدمت میں سلام پیش کر رہے تھے' قبول فرمالیجئے اور شفاعت کے طلب گار' تھے ان کی سفارش فرمائیے۔"

اس کے بعد داہنے طرف ذرا سا ہٹ کر دوسرے دائرہ کے سامنے کھڑے ہو کر خلیفہ اول سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کریں' اس کے بعد داہنی طرف ذرا سا ہٹ کر تیسرے دائرے کے سامنے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کریں۔ اس کے بعد ان دونوں کے درمیان آکر دونوں پر اجتماعی سلام پیش کریں۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر سلام پیش کریں۔ جتنے دن رہیں روزانہ ہر نماز کے بعد یا کم از کم دو بار ضرور سلام پیش کریں۔ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں تکبیر تحریمہ کے ساتھ اہتمام سے ادا کریں' ریاض الجنۃ میں نوافل ادا کریں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محراب مبارکہ' منبر مبارکہ' ستون عائشہ' ستون علی' ستون وفود' ستون توبہ' ستون جبریل وغیرہ کے پاس نوافل ادا کریں۔ جنت البقیع میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سلام پیش کرنے کے لئے جائیں' مسجد قبا میں نوافل ادا کرنے جائیں' سبعہ مساجد' مسجد قبلتین' مسجد جمعہ' بیر علی' بیر عثمان کی زیارت کریں' زیادہ وقت مسجد نبوی میں گزاریں مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف میں حطیم' مقام ابراہیم' پرنالے کے نیچے اور زمزم کے پاس نوافل ادا کریں۔ جنت المعلیٰ میں جاکر حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سلام پیش کریں' غار حرا' غار ثور کی زیارت کریں' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش کی زیارت کریں' غرض حج کے سفر کو مبارک بنانے کے لئے تمام مقدس مقامات کا حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ حج کی عبادت کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆............☆☆

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

وجوبِ قربانی

مولانا سعید احمد جلالپوری

خالق ارض وسما نے بعض عبادات واجبہ کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ انہیں مقررہ اوقات پر ادا کیا جائے، جب کہ اس کے علاوہ بعض ایسی عبادات بھی ہیں جن کی ادائیگی بلاتمیز (تعین اوقات) ہر حال میں مفید اور نفع بخش ہوتی ہے، چنانچہ نماز، روزہ اور حج ایسی عبادات کے زمرے میں آتے ہیں، جن کی ادائیگی کا تعلق ایک مخصوص وقت سے ہے، اور ایسے ہی قربانی جیسے شعائر (اسلام) کا بھی ایک وقت مقرر ہے اور وہ ہے دس ذی الحجہ اور اس کے بعد دو دن۔

قربانی صرف خیر الامم (امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ قرآن مجید اور احادیث نبوی کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ امم سابقہ بھی اس ”خیر موضوع“ سے برابر کی مستفید ہوتی رہیں، یہ اور بات ہے کہ طریقہ کار اور ادائیگی کی صورت کچھ اس سے مختلف تھی، مگر اتنی بات تو پایۂ ثبوت تک پہنچتی ہے کہ قربانی اللہ تعالیٰ کے تقرب کا انتہائی مستند اور مفید ذریعہ ہے خواہ وہ ذبیحہ ہو یا کوئی اور چیز، چنانچہ لغت عربی کی مشہور اور معتبر کتاب ”المنجد“ (طبع بیروت) کے صفحہ ۶۱۷ پر قربانی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

”ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے پیش کیا جائے، خواہ وہ ذبیحہ ہو یا غیر ذبیحہ ”قربان“ (یعنی قربانی) کہلاتا ہے۔“

نیز اس سلسلہ میں علامہ فرید وجدی لکھتے ہیں:

”اصلاح دین میں ”قربان“ (قربانی) ان اشیاء اور حیوانات کو کہتے ہیں جنہیں انسان اللہ تعالیٰ کے تقرب کی غرض سے خرچ کرے۔“

(دائرۃ المعارف ص ۳۶۷ ج ۷)

اور قرآن مجید میں بھی ایک مقام پر آدم علیہ السلام کے بیٹے ہابیل اور قابیل کی قربانی کا تذکرہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”جب (ہابیل اور قابیل نے) قربانی دی، پس ایک کی قبول ہوگئی دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔“ (سورۂ مائدہ)

اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ آدم علیہ السلام کی شریعت میں بھی قرب الٰہی کا معیار یہی تھا، مگر اس کی صورت کچھ مختلف تھی (بارگاہ الٰہی میں مقبول قربانی کو آگ کھا جاتی تھی) جب کہ جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی بارگاہ الٰہی میں تقرب حاصل کرنے کے لئے اپنے لخت جگر کی قربانی پیش کی، جس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں قبول فرمانے کے بعد ”وفدیناہ بذبح عظیم“ کی عظیم بشارت سے سرفراز کیا، اور یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ رہتی دنیا تک اس کو برقرار رکھ چھوڑا، یہاں تک کہ سید البشر سرور کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی اس سے مستثنیٰ نہیں کیا، چنانچہ ارشاد ہے: ”فصل لربک وانحر“ (سو نماز پڑھا اپنے رب کے آگے اور قربانی کر) اس پر ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ:

”تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس سے نماز عید اور قربانی مراد ہے۔“ (مرقاۃ ص ۲۶۲ ج ۲)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (شکرانہ کے طور پر) نماز کے بعد دوسری تمام عبادات سے زیادہ قربانی کی تاکید فرمائی گئی ہے، کیونکہ تقرب الٰہی کے حصول کے لئے عبادات بدنیہ میں سے نماز اور عبادات مالیہ میں سے قربانی کو جو امتیازی مقام حاصل ہے وہ دوسروں کو نہیں، کیونکہ قربانی کی اصل حقیقت جان کا قربان کرنا تھا، اور جانور کی قربانی کو بعض حکمتوں اور مصلحتوں کی بنا پر اس کے قائم مقام کردیا گیا، چنانچہ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان قربانیوں کی حقیقت اور تاریخ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: یہ تمہارے (روحانی اور نسلی) باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لئے ان میں کیا اجر ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ (قربانی کے جانور کے) ہر ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے، پھر انہوں نے عرض کیا: اون کا بھی یہی حساب ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! اون والے جانور کی قربانی کا اجر بھی اسی شرح سے ملے گا کہ ہر بال کے عوض ایک نیکی۔ (کنز العمال ص ۲۲۹ ج ۵، مشکوٰۃ ص ۱۲۹ ج ۱، مسند احمد، ابن ماجہ)

قربانی کی فضیلت:

۱:...... حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بطیب خاطر قربانی کیا کرو کیونکہ جو مسلمان اپنی قربانی کو (ذبح کرنے کی خاطر) قبلہ رو لٹاتا ہے تو اس کا خون لید اور اون تمام کے تمام (بارگاہ الٰہی میں قبول ہو جاتے ہیں) اور قیامت کے روز نیکیوں کی صورت میں اس کے نامہ اعمال کے پلڑے میں رکھ دیئے جائیں گے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم تھوڑا سا خرچ کرو بہت سارا اجر پاؤ گے بے شک ابھی (قربانی) کا خون زمین پر نہیں گرتا کہ اللہ تعالیٰ اسے محفوظ فرما لیتے ہیں حتیٰ کہ قیامت کے دن اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ (مصنف عبدالرزاق ص ۳۸۸ ج ۴)

۲:...... حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا: اے فاطمہ! اٹھ کر اپنی قربانی کے قریب ہو جا! کیونکہ تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس (قربانی) کے خون کا پہلا قطرہ (زمین پر) گرنے ہی نہ پائے گا کہ تیرے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی پس اس کے گوشت اور خون کو ستر گنا بڑھا کر تمہارے نامۂ اعمال کے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ اس پر حضرت ابوسعید خدریؓ نے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! یہ صرف آل محمد کا خاصہ ہے؟ کیونکہ وہ اس خصوصیت (خیر) کے اہل بھی ہیں یا پھر عام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ صرف آل محمد کی خصوصیت نہیں بلکہ عام لوگ بھی اس میں شامل ہیں۔ (کنزالعمال ص ۲۲۱ ج ۵ بیہقی)

۳:...... حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عیدالاضحیٰ کے دن فرزند آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں بالوں اور کھروں سمیت (زندہ ہو کر) آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے پس اے بندگان خدا! انشراح قلبی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔ (ترمذی ص ۱۸۰ ج ۱ ابن ماجہ ۲۲۶)

اس پر ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

"عید کے روز تمام عبادات سے افضل (عبادت) خون بہانا ہے اور وہ (قربانی) بغیر کسی نقصان کے قیامت کے دن لائی جائے گی جس کے ہر ہر جزو کے بدلہ میں اجر دیا جائے گا اور پل صراط پر اس کے لئے سواری کا کام دے گی نیز ہر عبادت کے لئے کوئی نہ کوئی دن مخصوص ہوتا ہے مگر عید کا دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت (قربانی) اور (تکبیر) کے لئے مخصوص ہے کیونکہ اگر (اس دن) بکری کی قربانی سے کوئی چیز افضل ہوتی تو اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلہ میں بکری ذبح نہ کی جاتی۔" (مرقاۃ ص ۲۶۸ ج ۲)

مذکورہ احادیث سے قارئین اس امر کو بخوبی جان گئے ہوں گے کہ اس بارے میں (سوائے شاذ اقوال کے جو ناقابل استناد ہیں) تمام فقہائے کرام کا اجماع ہے کہ عید کے دن بارگاہ الٰہی میں قربانی سے بڑھ کر کسی اور عمل کا نذرانہ پیش نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ اس میں اختلاف ضرور ہے کہ قربانی سنت مؤکدہ ہے یا واجب۔ چنانچہ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ (شرح نووی بر صحیح مسلم ص ۱۵۳ ج ۲) اور امام ابو یوسفؒ کی ایک روایت میں ہے کہ قربانی سنت مؤکدہ ہے جب کہ امام ابو حنیفہؒ امام زفرؒ امام حسن بن زیادؒ امام ربیعہؒ امام اوزاعیؒ امام لیث اور ایک روایت صاحبین کی اور امام مالکؒ کی ایک روایت کے مطابق صاحب نصاب شخص پر قربانی واجب ہے مگر اس کے باوجود موجودہ دور کے ملاحدہ اور مستشرقین نے مسلمانوں کو جہاں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے گلوخلاصی دلانے اور دین اسلام سے بے زار کرنے کے لئے مسائل اجماعیہ میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے وہاں ان کی یہ کوشش ہے کہ مسلمانوں کو قربانی ایسے شعائر اسلام سے بھی محروم کیا جائے۔

قطع نظر اس کے کہ ان کے ماخذ کیا ہیں؟ اور ان کے دلائل کس قدر صداقت پر مبنی ہیں؟ یا ان کی فہم سلیم نے نتائج اخذ کرنے میں کس قدر ان کا ساتھ دیتے ہوئے دیانتداری کا ثبوت دیا ہے؟ ہم چاہتے ہیں کہ قارئین کرام کے سامنے ذخیرہ احادیث میں سے صرف ان احادیث کو نقل کر دیا جائے جو وجوب قربانی پر صراحتاً دلالت کرتی ہیں مگر اس سے پہلے ہم قربانی کی اقسام بتانا ضروری سمجھتے ہیں۔

قربانی کی اقسام:

علمائے محققین کے نزدیک قربانی دو قسم کی ہے:

(۱) واجب (۲) نفل۔ پھر واجب کی تین اقسام ہیں:

(۱) امیر وغریب دونوں پر (۲) صرف غریب پر (۳) صرف غنی پر۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ نذر کی قربانی امیر وغریب دونوں پر واجب ہے جب کہ قربانی کی نیت سے اگر کسی غریب نے کوئی جانور خرید لیا تو اس پر بھی قربانی واجب ہو جائے گی اور تیسرے اس صاحب استعداد پر بھی قربانی واجب ہے جو مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ آزاد اور مقیم ہو اور یہی قربانی کی دو قسم ہے

ختم نبوۃ

جس کے وجوب میں فقہا کا اختلاف ہے۔

وجوب قربانی احادیث کی روشنی میں:

۱:......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قربانی کرنے کی استطاعت رکھتا ہے مگر اس کے باوجود بھی وہ قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ (ابن ماجہ ص۲۲۶)

۲:......حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں مسلسل دس سال تک قربانی کرتے رہے۔ (ترمذی ص۱۸۲ مشکوٰۃ ص۱۲۹ ج۱)

۳:......حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک بار ہم سفر میں آپؐ کے ساتھ تھے کہ قربانی کا موسم آ گیا تو ہم ایک گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔ (ترمذی ص۱۸۱ ج۱)

اس حدیث میں ''اونٹ میں دس آدمی'' کا حصہ حدیث جابرؓ کی وجہ سے منسوخ ہو گیا ہے مگر اس حدیث سے یہ وضاحت ہو جاتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تاکید اور وجوب ہی کے پیش نظر سفر میں بھی اس کو چھوڑنا پسند نہیں فرمایا۔

۴:......امام محمد ابن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے قربانیوں کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ واجب ہیں؟ انہوں نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد تمام مسلمانوں نے کی جس سے یہ طریقہ جاری ہو گیا ہے۔ (ابن ماجہ ص۲۲۶)

۵:......مخنف ابن سلیم فرماتے ہیں کہ ہم عرفات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے فرمایا: اے بندگان خدا! گھر کے ہر فرد پر ہر سال قربانی اور عتیرہ واجب ہے۔ (سنن نسائی ابن ماجہ ابوداؤد)

۶:......حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے قربانی کے دن نماز (عید) سے پہلے ذبح کر لی تو آپؐ نے فرمایا دوبارہ قربانی کرو۔ (ابن ماجہ)

۷:......حضرت جندب سے مروی ہے کہ میں قربانی کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: جس نے نماز عید سے پہلے (اپنی قربانی) ذبح کی ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنی قربانی لوٹائے۔ (بخاری ج۲ ص۸۳۲ صحیح مسلم ص۱۵۲ ج۲ طحاوی ص۳۲۹ ج۲)

۸:......حضرت علیؓ دو مینڈھے کی قربانی کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک اپنی طرف سے اور دوسرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہے لیکن یاد رکھو! میں اس عمل کو قطعاً نہیں چھوڑوں گا اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس پر تاکید فرمائی تھی اگرچہ یہ حدیث غریب ہے مگر بعض اہل علم نے اس سے استدلال کیا ہے جس کے پیش نظر بعض ائمہ کے نزدیک مردہ کی جانب سے قربانی کی جا سکتی ہے۔ (ترمذی ص۱۸۱ ج۱)

فصل لربک وانحر" (الکوثر)

ترجمہ: ''پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔

''اور ہم نے ہر ایک امت کے لئے قربانی مقرر کر دی تاکہ وہ لوگ اللہ کا نام لیں ان جانوروں پر جو اللہ نے ان کو عطا کئے ہیں۔'' (سورۃ الحج)

۱:......یہ اور اس سے سابقہ دونوں آیتیں قربانی کے صریح وجوب پر دال ہیں اور جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ تمام مفسرین کا اجماع ہے کہ سورۃ کوثر میں ''فصل لربک وانحر'' سے مراد نماز عید اور قربانی ہے اور یہ بھی متفقہ اصول ہے کہ اعمال میں مطلقاً امر وجوب کے لئے آتا ہے اس کے علاوہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ امت پر تو قربانی واجب نہ ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو جب کہ آپ تمام امت کے لئے پیشوا ہیں اور قربانی کو آپ کی خصوصیات پر بھی حمل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ آپ تخصوصیات پر اس قدر تاکید کے بجائے ان پر دوام واستمرار سے منع فرماتے تھے۔

۲:......''ضحوا فانها سنة ابيكم'' میں امر کا صیغہ استعمال کیا ہے جو کہ وجوب پر صراحت ہے۔

۳:......''علی کل اهل بیت'' میں بھی ''علی'' ایجاب کے لئے استعمال ہوا ہے۔

۴:......''من لم یضح فلا یقربن مصلانا'' میں اس قدر تنبیہ اور وعید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے ترک واجب کے علاوہ کسی اور امر پر ممکن ہی نہیں اس کے علاوہ فقہائے کرام کی رائے یہ ہے کہ اگر قربانی واجب نہ ہوتی تو آپ اس قدر اس کے دھرانے کی تلقین نہ فرماتے۔ اسی لئے صاحب ہدایہ کی تصریح موجود ہے:

''ہر آزاد مقیم اور صاحب استعداد مسلمان پر قربانی واجب ہے۔''

باقی جن احادیث میں قربانی کے لئے سنت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ بھی وجوب کے منافی نہیں کیونکہ سنت کے معنی طریقہ اور سیرۃ کے ہیں جب کہ وجوب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا ایک جزو ہے علاوہ ازیں وجوب بھی ایک طریقہ ہی کا نام تو ہے۔

علامہ سرخسیؒ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما اپنی تنگی کی حالت میں

ختم نبوۃ

ایک دو سال قربانی نہیں کرتے تھے کہ لوگ اسے واجب نہ سمجھ لیں۔(المبسوط ج ۱۲ص ۹)

اس پر اگر عقل سلیم کو استعمال کیا جائے تو جواب کی حقیقت واضح ہوجاتی ہے' کیونکہ جو لوگ مصارف جہاد کے لئے اپنے گھر کا صفایا کرکے صرف اللہ کا نام چھوڑ جائیں (جیسا کہ غزوۂ تبوک میں حضرت ابوبکرؓ نے کیا) ان پر قربانی کیونکر واجب ہوگی؟ ہاں جب مالی حالت اچھی ہوتی تو آپ قربانی نہ صرف فرماتے بلکہ دوسروں کو بھی تلقین فرماتے' چنانچہ حضرت عمرؓ کا یہ فرمانا کہ تم کو دونوں عیدوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے' ان میں سے ایک عید تو روزوں سے افطار کا دن ہے' رہی دوسری عید' تو اس میں تو تم قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔(صحیح بخاری ج ۲ص ۸۳۵)

اس کے علاوہ ''بذل المجہود فی شرح ابوداؤد'' میں حضرت اقدس مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوریؒ لکھتے ہیں:

''رہا حضرات شیخین کا معاملہ' تو وہ دو ایک سال کے لئے قربانی اس لئے نہیں کرتے تھے کہ صاحب استطاعت ہی نہ ہوتے تھے' کیونکہ انہیں بیت المال سے جو وظیفہ ملتا تھا وہ ان کی ضروریات سے زیادہ نہ ہوتا۔'' (ص ۶۸ ج ۴)

بعینہٖ اسی طرح حضرت ابن عباسؓ اور حضرت بلالؓ کے اقوال بھی قابل استناد نہیں' کیونکہ یہ نہ صرف شاذ ہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پوری زندگی اس پر (قربانی) پر مداومت اور تاکید کرنا اور صحابہ کرام کا عمل جو حد تواتر کو پہنچتا ہے ان شاذ اقوال سے کہیں زیادہ قوی ہے' اس کے علاوہ اگر بغور دیکھا جائے تو ان کے اس قول فعل کا منشاء منصۂ شہود پر آجاتا ہے کیونکہ ان حضرات کا مطمع نظر یہ تھا کہ جو لوگ غریب ہوں' ان کی دل شکنی ہوجائے' یعنی اگرچہ ان پر قربانی واجب نہیں مگر بہت ممکن ہے کہ دوسروں کو دیکھ کر وہ احساس کمتری میں مبتلا ہوجائیں۔ اسی لئے فرمایا کہ اگر کسی کے پاس کچھ بھی نہ ہو تو دو درہم کا گوشت یا ایک مرغے سے بھی صدقہ کرسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ ورنہ ذخیرہ احادیث میں ایسی کوئی ضعیف حدیث بھی نہیں مل سکتی جس سے یہ ثبوت مل سکے کہ قربانی کے بجائے اس کی قیمت یا کسی اور چیز کو قربان کیا جائے۔

چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کے مذکورہ بالا فعل کی تردید خود انہی سے مروی مرفوع حدیث سے ہوتی ہے' وہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم سفر میں آپ کے ساتھ تھے کہ قربانی کے دن آگئے' تو ہم ایک گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔(ترمذی ص ۱۸۱ ج ۱)

اور ایسے ہی حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کا منشاء بھی یہی ہے کہ قربانی اس لئے نہیں کرتا کہ لوگ اسے فرض عین نہ قرار دے دیں' کیونکہ سنت مؤکدہ باشد تاکید کے تو وہ بھی قائل ہیں۔ اسی لئے ممکن ہے کہ ان کے نزدیک سنت مؤکدہ باشد تاکید کے بعد بجائے واجب کے فرض عین کا درجہ ہو جبکہ دوسرے علمائے امت کے نزدیک سنت مؤکدہ کے بعد واجب اور پھر فرض عین کا درجہ ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت سعید ابن مسیب فرماتے تھے کہ میں (اللہ تعالیٰ سے تقرب حاصل کرنے کے لئے) ایک بکری ذبح کروں' یہ میرے لئے اس سے اچھا ہے کہ میں سو درہم صدقہ کروں۔(مصنف عبدالرزاق ص ۳۸۸ ج ۴)

☆☆.........☆☆

توہین عدالت کے مرتکب مرزا طاہر قادیانی کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری

صوبائی حکومت کو حکم دیا گیا ہے کہ مذکورہ ملزم کو انٹر پول کے ذریعہ گرفتار کرکے عدالت کے روبرو پیش کیا جائے

کراچی (کورٹ رپورٹر) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جنوبی فاروق علی چنہ نے قادیانیوں کے روحانی پیشوا مرزا طاہر احمد قادیانی اور دیگر کے خلاف توہین عدالت کے مقدمے میں ۲۵/فروری تک کے لئے ناقابل ضمانت گرفتاری کے وارنٹ جاری کردیئے اور صوبائی حکومت کو حکم دیا ہے کہ مذکورہ ملزم کو انٹرپول کے ذریعے گرفتار کرکے عدالت کے روبرو پیش کرے۔ ملزمان کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا احمد میاں حمادی نے اپنے وکیل منظور احمد راجپوت کے توسط سے درخواست دائر کی تھی' جس میں موقف اختیار کیا تھا کہ ملزمان نے اپنے لٹریچر میں قرآنی آیات کا استعمال کیا ہے لیکن قادیانی غیر مسلم ہیں اور آئین کے تحت ان کا قرآنی آیتوں کا استعمال کرنا سراسر جرم ہے' فاضل عدالت نے مرزا طاہر احمد قادیانی کے علاوہ چوہدری محمد ابراہیم' قاضی منیر ملک ضیاً اسلام اور مرزا مبارک کے خلاف بھی عدالتی احکام کی خلاف ورزی کرنے پر ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کردیئے ہیں۔

ختم نبوۃ

احکام عید الاضحیٰ

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ

عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی لئے عشرۂ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات میں عبادت کرنا شب قدر کے برابر ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

قرآن مجید کی سورۂ والفجر میں اللہ تعالیٰ نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے وہ دس راتیں جمہور کے قول میں یہی عشرہ ذی الحجہ کی راتیں ہیں خصوصاً نویں تاریخ یعنی عرفہ کا دن اور عرفہ اور عید کی درمیانی رات ان تمام ایام میں بھی خاص فضیلت رکھتے ہیں۔ عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کا کفارہ ہے اور عید کی رات میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا بہت بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔

تکبیر تشریق:

"اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد"

عرفہ یعنی نویں تاریخ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد آواز بلند ایک مرتبہ یہ تکبیر پڑھنا واجب ہے فتویٰ اس پر ہے کہ باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اس میں برابر ہیں اسی طرح مرد و عورت دونوں پر واجب ہے البتہ عورت آواز بلند تکبیر نہ کہے۔ (شامی)

تنبیہ:

اس تکبیر کا متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں پڑھتے ہی نہیں یا آہستہ پڑھ لیتے ہیں اس کی اصلاح ضروری ہے۔

اعمال مسنونہ:

عید الاضحیٰ کے روز یہ چیزیں مسنون ہیں:

صبح کو سویرے اٹھنا غسل و مسواک کرنا پاک صاف عمدہ کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا خوشبو لگانا عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا عیدگاہ کو جاتے ہوئے تکبیر مذکورہ الصدر آواز بلند کہنا۔

قربانی:

قربانی ایک اہم عبادت اور شعائر اسلام میں سے ہے زمانہ جاہلیت میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے اسی طرح آج تک بھی دوسرے مذاہب میں قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے بتوں کے نام پر یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔ سورۂ کوثر "انا اعطینک الکوثر" میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ جس طرح نماز اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہوسکتی قربانی بھی اسی کے نام پر ہونی چاہئے "فصل لربک وانحر" کا یہی مفہوم ہے دوسری ایک آیت میں اسی مفہوم کو دوسرے عنوان سے اس طرح بیان فرمایا ہے: "ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین." (تفسیر ابن کثیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ہجرت دس سال مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا ہر سال برابر قربانی کرتے تھے۔ (ترمذی)

جس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ مکرمہ کے لئے مخصوص نہیں ہر شخص پر ہر شہر میں بعد تحقیق شرائط واجب ہے اور مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اسی لئے جمہور اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔ (شامی)

قربانی کس پر واجب ہوتی ہے؟

قربانی ہر مسلمان عاقل بالغ مقیم پر واجب ہوتی ہے جس کی ملک میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجات اصلیہ

سے زائد موجود ہو' یہ مال خواہ سونا' چاندی یا اس کے زیورات ہوں یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان یا مسکونہ مکان سے زائد کوئی مکان وغیرہ ہو۔ (شامی)

قربانی کے معاملہ میں اس مال پر سال بھر گزرنا بھی شرط نہیں' بچہ اور مجنون کی ملک میں اگر اتنا مال ہو بھی تو اس پر یا اس کی طرف سے اس کے ولی پر قربانی واجب نہیں' اسی طرح جو شخص شرعی قاعدے کے موافق مسافر ہو اس پر بھی قربانی لازم نہیں۔ (شامی)

مسئلہ: جس شخص پر قربانی واجب نہ تھی اگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس کی قربانی واجب ہوگئی۔ (شامی)

قربانی کے دن:

قربانی کی عبادت صرف تین دن کے ساتھ مخصوص ہے' دوسرے دنوں میں قربانی کی کوئی عبادت نہیں' قربانی کے دن ذی الحجہ کی دسویں' گیارھویں' بارھویں تاریخیں ہیں' اس میں جب چاہے قربانی کرسکتا ہے' البتہ پہلے دن کرنا افضل ہے۔

قربانی کے بدلہ میں صدقہ وخیرات:

اگر قربانی کے دن گزر گئے' ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہ کرسکا تو قربانی کی قیمت فقراء مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے' لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کردینے سے یہ واجب ادا نہ ہوگا' ہمیشہ گناہگار رہے گا' کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے' جیسے نماز پڑھنے سے روزہ اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی' زکوٰۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا' ایسے ہی صدقہ خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور تعامل اور پھر اتفاق صحابہ کرامؓ اس پر شاہد ہیں۔

قربانی کا وقت:

جن بستیوں یا شہروں میں نماز جمعہ وعیدین جائز ہے وہاں نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہیں' اگر کسی نے نماز عید سے پہلے قربانی کردی تو اس پر دوبارہ قربانی لازم ہے۔ البتہ چھوٹے گاؤں جہاں جمعہ وعیدین کی نمازیں نہیں ہوتیں' یہ لوگ دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کرسکتے ہیں' ایسے ہی کسی عذر کی وجہ سے نماز عید پہلے دن نہ ہوسکے تو نماز عید کا وقت گزر جانے کے بعد قربانی درست ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: قربانی رات کو بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔ (شامی)

قربانی کے جانور:

بکرا' دنبہ' بھیڑ ایک ہی شخص کی طرف سے قربان کیا جاسکتا ہے' گائے' بیل' بھینس' اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ایک کافی ہے' بشرطیکہ سب کی نیت ثواب کی ہو' کسی کی نیت محض گوشت کھانے کی نہ ہو۔

مسئلہ: بکرا' بکری ایک سال کا پورا ہونا ضروری ہے' بھیڑ اور دنبہ اگر اتنا فربہ اور تیار ہو کہ دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو تو وہ بھی جائز ہے' گائے' بیل' بھینس دو سال کی' اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے' ان عمروں سے کم کے جانور قربانی کے لئے کافی نہیں۔

مسئلہ: اگر جانوروں کا فروخت کرنے والا پوری عمر بتاتا ہے اور ظاہری حالات سے اس کے بیان کی تکذیب نہیں ہوتی تو اس پر اعتماد کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: جس جانور کے سینگ پیدائشی طور پر نہ ہوں یا بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو اس کی قربانی درست ہے' ہاں سینگ جڑ سے اکھڑ گیا ہو جس کا اثر دماغ پر ہونا لازم ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (شامی)

مسئلہ: خصی (بدھیا) بکرے کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے۔ (شامی)

مسئلہ: اندھے' کانے' لنگڑے جانور کی قربانی درست نہیں' اسی طرح ایسا مریض اور لاغر جانور جو قربانی کی جگہ تک اپنے پیروں پر نہ جاسکے تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں۔

مسئلہ: جس جانور کا تہائی سے زیادہ کان یا دم کٹی ہوئی ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔ (شامی)

مسئلہ: جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں یا اکثر نہ ہوں' اس کی قربانی جائز نہیں۔ (شامی' درمختار)

اسی طرح جس جانور کے کان پیدائشی طور پر بالکل نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ: اگر جانور صحیح سالم خریدا تھا' پھر اس میں کوئی عیب مانع قربانی پیدا ہوگیا تو اگر خریدنے والا غنی صاحب نصاب نہیں ہے تو اس کے لئے اسی عیب دار جانور کی قربانی جائز ہے اور اگر یہ شخص غنی صاحب نصاب ہے تو اس پر لازم ہے کہ اس جانور کے بدلے دوسرے جانور کی قربانی کرے۔ (درمختار وغیرہ)

قربانی کامسنون طریقہ:

اپنی قربانی کو خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے ذبح کرا سکتا ہے مگر ذبح کے وقت وہاں خود بھی حاضر رہنا افضل ہے۔

مسئلہ: قربانی کی نیت صرف دل سے کرنا کافی ہے' زبان سے کہنا ضروری نہیں' البتہ ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا ضروری ہے سنت ہے کہ جب جانور ذبح کرنے کے لئے رو بہ قبلہ لٹائے تو یہ دعا پڑھے:

"انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفاً ومآ انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین."

اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

"اللھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراھیم علیھما السلام."

آداب قربانی:

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے۔

مسئلہ: قربانی کے جانور کا دودھ نکالنا یا اس کے بال کاٹنا جائز نہیں' اگر کسی نے ایسا کرلیا تو دودھ اور بال یا ان کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(بدائع)

مسئلہ: قربانی سے پہلے چھری کو خوب تیز کرلے اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے اور ذبح کے بعد کھال اتارنے اور گوشت کے ٹکڑے کرنے میں جلدی نہ کرے' جب تک کہ پوری طرح جانور ٹھنڈا نہ ہوجائے۔(بدائع)

متفرق مسائل:

(شہر میں) عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں' لیکن جس شہر میں کئی جگہ نماز عید ہوتی ہو تو شہر میں کسی ایک جگہ بھی نماز عید ہوگئی تو پورے شہر میں قربانی جائز ہوجاتی ہے۔(بدائع)

مسئلہ: قربانی کے جانور کے اگر ذبح سے پہلے بچہ پیدا ہوگیا یا ذبح کے وقت اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکل آیا تو اس کو بھی ذبح کردینا چاہئے۔(بدائع)

مسئلہ: جس شخص پر قربانی واجب تھی' اگر اس نے قربانی کا جانور خرید لیا' پھر وہ گم ہوگیا یا چوری ہوگیا تو واجب ہے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اگر دوسری قربانی کرنے کے بعد پہلا جانور مل جائے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی بھی قربانی کردے' لیکن اس پر قربانی واجب نہ تھی' نفلی طور پر اس نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا' پھر وہ مرگیا یا گم ہوگیا تو اس کے ذمہ دوسری قربانی واجب نہیں' ہاں اگر گمشدہ جانور قربانی کے دنوں میں مل جائے' تو اس کی قربانی کرنا واجب ہے اور ایام قربانی کے بعد ملے تو اس جانور یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(بدائع)

قربانی کا گوشت:

۱:...... جس جانور میں کئی حصہ دار ہوں تو گوشت وزن کرکے تقسیم کیا جائے' اندازہ سے تقسیم نہ کریں۔

۲:...... افضل ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصے کرکے ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے لئے رکھے' ایک حصہ احباب و اعزہ میں تقسیم کرے' ایک حصہ فقراء و مساکین میں تقسیم کرے اور جس شخص کا عیال زیادہ ہو وہ تمام گوشت خود بھی رکھ سکتا ہے۔

۳:...... قربانی کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے۔

۴:...... ذبح کرنے والے کی اُجرت میں گوشت یا کھال دینا جائز نہیں' اُجرت علیحدہ دینی چاہئے۔

قربانی کی کھال:

۱:...... قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا مثلاً مصلی بنالیا جائے' یا چمڑے کی کوئی چیز ڈول وغیرہ بنالیا جائے' یہ جائز ہے لیکن اگر اس کو فروخت کیا تو اس کی قیمت اپنے خرچ میں لانا جائز نہیں' بلکہ اس کا صدقہ کرنا واجب ہے اور قربانی کی کھال کو فروخت کرنا بدوں صدقہ کے بھی جائز نہیں۔(عالمگیری)

۲:...... قربانی کی کھال کسی خدمت کے معاوضے میں دینا جائز نہیں' اس لئے مسجد کے موذن یا امام وغیرہ کے حق الخدمت کے طور پر ان کو کھال دینا درست نہیں۔

۳:...... مدارس اسلامیہ کے غریب اور نادار طلباً ان کھالوں کا بہترین مصرف ہیں کہ اس میں صدقہ کا ثواب بھی ہے اور احیائے علم دین کی خدمت بھی' مگر مدرسین و ملازمین کی تنخواہ اس سے دینا جائز نہیں' (یہی مسئلہ دیگر دینی تنظیموں اور اداروں کے بارے میں بھی ہے)۔

☆☆............☆☆

قربانی کا فلسفہ

اور معاشرے پر اس کے اثرات

مولانا قاری کامران احمد

"اللہ تعالیٰ کے پاس ان قربانیوں کا خون اور گوشت نہیں پہنچتا' اس کے پاس صرف تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔" (سورۃ حج)

"قربانیوں کے جانوروں کو مسخر کر دیا تمہارے لئے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی اور نیکو کاروں کو بشارت دیجئے۔"

اسلام کی جملہ عبادات کا مقصد حصول تقویٰ ہے۔نماز کا قیام' روزے میں بھوکا اور پیاسا رہنا' زکوٰۃ میں اپنے مال سے مستحق لوگوں کا حصہ نکالنا اور حج کی صعوبتیں برداشت کرنا اصل مقصود نہیں بلکہ اصل مقصود اللہ کی رضا کے لئے اس کے حکم کی تعمیل' دلی اخلاص و محبت کے ساتھ ہے۔ اگر یہ عبادات اس جذبہ سے عاری ہیں تو اس کا صرف ڈھانچہ باقی رہ جاتا ہے' روح غائب ہو جاتی ہے۔تقویٰ جسے اسلامی عبادات کی روح کہا جاتا ہے' اس کے حصول کا ایک ذریعہ قربانی بھی ہے۔قربانی سے متعلق مندرجہ بالا آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ ایام جاہلیت میں کفار جب قربانی کرتے تھے تو اس کا خون کعبہ کی دیوار پر مل دیتے تھے اور ذبح کئے گئے جانور کا گوشت لا کر بیت اللہ میں رکھ دیتے تھے۔ان کا خیال اور نظریہ یہ تھا کہ جب تک ایسا نہ کیا جائے ان کی قربانی قبول نہیں ہوتی۔اس آیت ربانی میں اللہ پاک نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے گوشت اور قربانی کے خون کی ضرورت نہیں ہے کہ تم اسے اٹھاؤ اور کعبے کی دیوار پر مل دو اور کعبہ کی دیواروں کو آلودہ کر دو بلکہ اس میں سے صرف تمہارا اخلاص اور تقویٰ شرف قبولیت حاصل کرے گا' تمہارے دل میں جتنا زیادہ خلوص ہوگا' تمہارے عمل پر تقویٰ کا جتنا گہرا رنگ ہوگا' اسی قدر اس عمل کی قبولیت بھی زیادہ ہوگی۔

الہامی مذاہب کے علاوہ دنیا کے دیگر مذاہب' نظاموں اور رسوم و رواج میں بھی قربانی کا تصور کسی نہ کسی صورت میں ہمیشہ سے موجود رہا ہے۔عام طور پر قربانی کی دو اقسام ہوتی تھیں: ایک باقاعدہ اور دوسری خصوصی' جہاں تک باقاعدہ قربانی کا تعلق ہے یہ سال کے مقررہ ایام میں دیوی' دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے پیش کی جاتی تھی' یا اس کا تعلق موسموں کے ساتھ ہوتا تھا' جبکہ خصوصی قربانی منت کی شکل میں پیش کی جاتی تھی جو سال کے کسی بھی موسم اور دن میں پیش کی جا سکتی تھی۔ان قربانیوں میں انسانی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کیا جاتا تھا اور مال و زر اور مویشی بھی قربان کئے جاتے تھے۔

انسانی جانوں کے نذرانے جبری بھی پیش کئے جاتے تھے' جو یا تو جنگی قیدیوں میں سے منتخب کئے جاتے تھے یا چھوٹی ذاتوں میں سے' اور یہ نذرانے رضا کارانہ بھی پیش کئے جاتے تھے' کیونکہ بعض لوگوں کا خیال یہ تھا کہ وہ ایسا کر کے ایک طرف تو نجات حاصل کر لیں گے اور دوسری طرف اپنی قوم اور ملک کے لئے فارغ البالی اور خوش حالی کا باعث بنیں گے۔انسانی جانوں کی قربانی عام طور پر ایسے مذاہب میں دی جاتی تھی جو یا تو دیومالائی تصورات کے حامل ہوتے تھے یا جن کے پیروکار ایسے قبائلی ہوتے تھے جو توہمات کا شکار ہوتے تھے' جیسے ہندومت' اہل فارس' اہل یونان' اہل روما اور بعض افریقی ممالک۔

جہاں تک مال و زر کا تعلق ہے' اسے بتوں کی نذر کیا جاتا تھا اور اس کا مقصد محض ان بتوں کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا تھا' حالانکہ یہ سیم و زر بعد ازاں صرف پنڈتوں' پروہتوں اور پجاریوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ جانوروں کی قربانیاں تو عام تھیں۔

اسلام جس وقت اس دنیا میں ایک مکمل دین اور نئے انقلاب کے ساتھ رونما ہوا تو اس نے قربانی کی نئی تعریف کو روشناس کرایا' چنانچہ ارشاد ہوا:

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جانوں اور مالوں کو جنت کے عوض خرید لیا۔"

اس آیت کریمہ کی رو سے اسلام اپنے ماننے والوں سے اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ وہ اپنی جان و مال اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھتے ہوئے اس کے راستے میں قربان کرنے سے کسی صورت دریغ نہ کریں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق جانی قربانی بتوں یا دیوی دیوتاؤں کی خوشنودی کے لئے نہیں دی جاتی بلکہ کوئی

خلافت اگر اللہ تعالیٰ کے دین اور اسلامی اقدار و روایات اور تعلیمات کو ختم کرنے کے لئے مسلمانوں کے مقابلے پر آئے تو ایسی طاقت کا قلع قمع کرنے کے لئے جانوں کی قربانی لازم ہوجاتی ہے اور اگر ان حالات میں کوئی جماعت مقابلے کے لئے نہ اٹھے تو تمام امت گناہ کبیرہ کی مرتکب قرار پاتی ہے۔

جہاں تک اسلام میں مویشیوں اور جانوروں کی قربانی کا تعلق ہے اس کی بنیاد سنت ابراہیمی پر استوار ہے۔ توراۃ اور قرآن کریم دونوں سے یہ بات ثابت ہے کہ ملت ابراہیمی کی اصل بنیاد قربانی تھی اور اس امتحان اور آزمائش میں پورا اترنے کے سبب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد ہر طرح کی نعمتوں اور برکتوں سے مالا مال ہوئی۔ اس سے یہ حقیقت بھی واضح ہوجاتی ہے کہ اسلام کے جملہ احکام وعبادات کا اصل مقصد تو رضائے الٰہی طلب مغفرت اور اعلائے کلمۃ الحق ہے لیکن چونکہ اسلام دین فطرت ہے اس لئے اس کے ہر عقیدہ ہر اصول ہر عبادت اور ہر قول وعمل کے اندر کوئی نہ کوئی حکمت و مصلحت پوشیدہ ہے لہذا قربانی کا اصل مقصد جہاں سنت ابراہیمی کی ترویج ہے وہاں اس کے دوسرے فوائد سے بھی صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔ قربانی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں میں اس عمل کے ذریعے شجاعت اور غیرت کے جذبات پیدا کرنا چاہتا ہے۔

تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ طاقتور نے ہمیشہ مظلوم اور کمزور کے خون سے زمین کو لالہ زار بنایا ہے زبردستوں نے زیردستوں کے جھونپڑے توڑ کر اپنے قصر وایوان کی تعمیر وآرائش کی ہے اسلام اس امتیاز کو ختم کرنا چاہتا ہے وہ نہ تو قوی اور توانا کو اس بات کا حق دیتا ہے کہ وہ اپنے سے کمتر کے حقوق غصب کرے اور معاشرے میں ظلم کے ذریعے خون انسان کو ارزاں بنائے اور نہ ہی کم ہمت اور پست حوصلہ افراد پیدا کرنا چاہتا ہے جو آڑے وقت میں اپنی عزت و ناموس اور دین کی حفاظت بھی نہ کرسکیں بلکہ اسلام اپنے پیروکاروں کی ان خطوط پر تربیت کرتا ہے کہ ان میں اللہ کی رضا کے لئے اپنی جان و مال کی قربانی دینے اپنے مال مویشی اس کے راستے میں قربان کرنے اور بوقت ضرورت دین کے فروغ اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے خود اپنا خون دینے کی جسارت پیدا ہو اور ایسے وقت میں وہ ایمانی جرأت کا مظاہرہ کریں اور بزدلی نہ دکھائیں۔

اسلام نے اس جذبے کے فروغ کے لئے انسانی زندگی کے مختلف مراحل پر نحر واہراق دم کی ترویج کی چنانچہ عقیقہ نذر منت اور صدقہ کے لئے جانوروں کو قربان کیا جاتا ہے اور غرباء محتاجوں کی شکم سیری کی جاتی ہے اور ان سب کی تکمیل عیدالاضحیٰ کی قربانی ہے۔ جب انسان اللہ کی رضا کے لئے جانور کی قربانی کرنے اور اس کا خون بہانے سے دریغ نہیں کرتا تو اللہ کی رضا کی خاطر اسے موقع محل کی مناسبت سے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی عار نہیں آتی اور وہ اس کے لئے بھی ہر وقت تیار رہتا ہے۔

قربانی کے اقتصادی پہلو کو عام طور پر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے بلکہ بعض لوگ اسے مالی ضیاع سمجھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب اسلام میں قربانی کی عبادت کا آغاز ہوا تو اس وقت اس کا زیادہ تر تعلق سرزمین عرب ہی سے تھا کیونکہ اس دور میں اسلام صرف ارض عرب کی حدود میں ہی پھیلا تھا۔ اس بات کا سب کو علم ہے کہ اس زمانے میں نہ تو تیل دریافت ہوا تھا اور نہ ہی لوگ اس کی افادیت سے آگاہ تھے اس لئے قریش مکہ کے علاوہ باقی تمام اہل بادیہ کا پیشہ صرف گلہ بانی تھا اس زمانے میں پیسے کی اتنی ریل پیل نہ تھی اور نہ ان کی بھیڑ بکریاں وغیرہ افراط کے ساتھ فروخت ہوتی تھیں اس لئے قربانی سے ان کی معیشت پر خاطر خواہ اثر پڑا نہ صرف یہ کہ حدود منیٰ بلکہ عرب کے دوسرے علاقوں میں بھی اہل نصاب مسلمان قربانی کرتے تھے جس کی وجہ سے کافی تعداد میں جانور بک جاتے تھے اس طرح عرب معاشرے کے ایک بڑے طبقے کی معاشی حالت کو بہتر بنانے میں اس عبادت کا خاص حصہ ہے۔

اسلامی دنیا میں یہ صورت حال آج بھی قائم ہے۔ کوہستانی اور صحرائی علاقوں میں آج بھی اکثر لوگوں کا ذریعہ معاش گلہ بانی ہے۔ اصلی گلہ بانوں کے علاوہ بھیڑ بکری اونٹ گائے بھینس وغیرہ کی تجارت میں مختلف مراحل میں لوگ کسی نہ کسی حیثیت میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ جانور جو سال بھر دور دراز کی چراگاہوں اور وادیوں میں پرورش پاتے ہیں قربانی کے ایام میں اکثر شہروں میں آجاتے ہیں جہاں ان کی خرید وفروخت میں لوگ حصہ لیتے ہیں۔

قربانی کا ایک معاشی پہلو اس سے کہیں بڑھ کر ہے اور وہ چرم قربانی سے متعلق ہے قربانی کے موقع پر جتنے بھی جانور قربان کئے جاتے ہیں ان سب کی کھالیں معاشرے کے نادار افراد بیواؤں مسکینوں یتیم بچوں اور صدقات وخیرات پر چلنے والے تعلیمی اداروں کے کام آتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلم ممالک میں ایسے اداروں کی کفالت اکثر اسی مد سے ہوتی ہے۔ قربانی کے اگر اس پہلو پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ علم کا نور پھیلانے اور اس کی ترویج واشاعت میں اس عمل کا کتنا بڑا حصہ ہے۔

ختم نبوۃ

قادیانی مردے کی مسلم قبرستان سے منتقلی کی کہانی

اخباری رپورٹوں کی زبانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ اجلاس میں نواحی گاؤں ۱۶۱/۱۲۔ایل کے مسلم قبرستان میں مرزا ایوب نامی قادیانی کو دفنانے کے بعد ضلع ساہیوال کی سطح پر پیدا ہونے والی تمام صورت حال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا' تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور سماجی حلقوں کے نمائندوں نے اس پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اعلیٰ حکام اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کے قبرستان سے غیر مسلم قادیانی مردہ کو نکال کر کسی دوسری جگہ منتقل کیا جائے' بصورت دیگر کارکنان ختم نبوت اور عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں قادیانی مردہ کو نکالنے پر مجبور ہوں گے۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی' حاجی محمد ایوب' قاری زاہد اقبال' مجلس احرار کے عبداللطیف خالد چیمہ' جمعیت علماً اسلام کے مولانا عبدالباقی' حافظ حبیب اللہ چیمہ' مولانا حبیب اللہ کسووال' پاسبان صحابہؓ کے حافظ محمد اصغر عثمانی' جماعت اسلامی کے چوہدری عبدالستار' خان حق نواز خان' کالعدم سپاہ صحابہؓ کے مرکزی رہنما ڈاکٹر انتظار احمد سمیت مختلف دینی و سیاسی تنظیموں کے چالیس سے زائد نمائندوں نے مشترکہ اعلامیہ میں کہا کہ حالات کیسے بھی ہوں' ہر حال میں قادیانی لاش سے مسلم قبرستان کو پاک کیا جائے گا' انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے اپنے مردہ کو مسلم قبرستان میں دفنانے کی ناپاک جسارت کر کے امت مسلمہ کے متفقہ مذہبی عقائد و جذبات پر کاری ضرب لگائی ہے' اور ضلع ساہیوال کے پر امن ماحول کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا ہے' جس کو ہم کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ بالا وقوعہ کے بارہ میں اعلیٰ حکام اور ضلعی سرکاری انتظامیہ کو مطلع کرنے کے باوجود سرکاری اہلکار قانون کے مطابق کارروائی نہ کر کے مسلم عوام میں نہ صرف اشتعال

مرسلہ: مولانا عبدالحکیم نعمانی

پھیلانے کا موجب بن رہے ہیں' بلکہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر عملدرآمد روک کر آئین کی بالادستی کی بجائے آئین سے غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں' انہوں نے کہا کہ حکومت آئین اور عدلیہ کی بالادستی قائم رکھتے ہوئے' اس جائز دینی مطالبہ کو پورا کر کے پورے ضلع کی عوام میں غم و غصہ کی لہر کو دور کرے' کل جماعتی ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی نے وارننگ دی کہ اگر اسلامی تعلیمات اور ''امتناع قادیانیت آرڈی نینس'' کی روشنی میں قادیانی مردہ کو منتقل نہ کیا گیا تو پھر ۲۸/دسمبر کو احتجاجی تحریک کی ابتداء کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا اور مولانا خدا بخش شجاع آبادی کسووال سمیت پورے ضلع میں احتجاجی جلسے اور جلوسوں کی قیادت کریں گے' پھر تمام تر پیش آمدہ حالات کی ذمہ داری سرکاری انتظامیہ اور شرپسند قادیانیوں پر عائد ہوگی۔

کسووال (نمائندہ خصوصی) نواحی گاؤں ۱۶۱/۱۲۔ایل میں مرزا ایوب نامی قادیانی کی نعش کو مسلم قبرستان سے نہ نکالے جانے پر کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یکم جنوری ۲۰۰۳ء کو دوپہر دو بجے احتجاجی مظاہرہ منعقد ہوا۔ مظاہرین نے بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے' جن پر قادیانیوں کے خلاف نعرے درج تھے' تین ہزار سے زائد مظاہرین نے اس بات کا اعادہ کیا کہ اگر قادیانی مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان سے نہ نکالا گیا تو پھر ہم راست اقدام پر مجبور ہوں گے' مظاہرہ سے متحدہ مجلس عمل کے میجر غلام سرور' مجلس احرار اسلام کے حاجی عبداللطیف خالد چیمہ' مولانا منظور احمد' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عبدالحکیم نعمانی' جمعیت علماً اسلام کے مفتی عثمان' مولانا

حبیب اللہ کسووال' قاری طالب حسین' جماعت اسلامی کے خان حق نواز خان' جمعیت اہلحدیث کے مولانا محمد اکرم ربانی' تنظیم اہلسنت کے قاری محمد منشا رحیمی' جمعیت علمأ پاکستان کے مولانا غلام نبی معصومی نے خطاب کیا جبکہ پیر جی عبدالجلیل' پیر جی قاری عبدالرحمٰن' مولانا احمد ہاشمی' مولانا عبدالباقی اور تحریک ختم نبوت کے سرگرم رکن سعید اصغر بھی اسٹیج پر موجود تھے' مقررین نے کہا کہ قادیانیوں کا یہ اقدام شریعت اور آئین کی رو سے ارتدادی اور باغیانہ ہے۔

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) نواحی گاؤں ۱۲/۱۱-ایل میں مرزا ایوب نامی قادیانی کو مسلم قبرستان میں دفنانے کے بعد ضلع ساہیوال کے سماجی و سیاسی اور مذہبی حلقوں سمیت علاقہ بھر میں اشتعال پیدا ہوگیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالحکیم نعمانی' حاجی محمد ایوب' قاری زاہد اقبال' مجلس احرار اسلام کے حاجی عبداللطیف چیمہ' مولانا منظور احمد' مولانا عبدالنعیم نعمانی' جمعیت علمأ اسلام کے مولانا عبدالباقی' طاہر رشیدی' حافظ حبیب اللہ چیمہ' جمعیت علمأ پاکستان کے مولانا غلام نبی معصومی اور مولانا حبیب اللہ کسووال نے کہا ہے کہ قادیانیوں کا یہ اقدام آئین اور شریعت کے خلاف ہے۔ جمعیت علمأ اسلام کے ذمہ دار اور ختم نبوت کے کارکن سعید اصغر نے تھانہ کسووال میں ایک تحریری درخواست پیش کی' لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی' اس حساس مسئلہ سے پیدا ہونے والی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے دفتر مجلس احرار اسلام میں کل جماعتی مجلس عمل کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ اعلیٰ حکام تک درخواستیں ارسال کی جائیں' صدر' وزیر اعظم' وزیر داخلہ' ڈی ایس پی' اے سی سمیت تمام اعلیٰ حکام کو تحریری درخواستیں فیکس اور ڈاک کے ذریعے بھیجی گئیں' لیکن انتظامیہ نے کوئی ایکشن نہیں لیا۔ پھر کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس طلب کیا گیا۔ طے یہ ہوا کہ احتجاجی مظاہرہ کسووال میں منعقد کیا جائے۔ احتجاجی مظاہرہ کے اشتہارات تمام ضلع ساہیوال میں لگائے گئے' یکم جنوری ۲۰۰۳ء کو بوقت دو بجے دوپہر جامع مسجد قباء سے احتجاجی جلوس نکالا گیا' لیکن انتظامیہ بے حس میں کوئی حرکت نہ آئی۔ ۷/ جنوری ۲۰۰۳ء کو شہر چیچہ وطنی میں احتجاجی مظاہرہ منعقد ہوگا' پھر ساہیوال میں اور پھر پورے ملک میں اس کو پھیلایا جائے گا' تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں نے کہا کہ چک ۱۲/۱۱-ایل سے قادیانی مردہ کو نکالے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ حکومت قادیانی مردہ نکالے ورنہ کارکنان ختم نبوت خود نکالنے پر مجبور ہوں گے۔

چیچہ وطنی (فیکس مراسلہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو روزہ ''رد قادیانیت کورس'' جامع مسجد بلاک ۲ چیچہ وطنی میں منعقد ہوا' جس کی مختلف نشستوں سے مولانا اللہ وسایا' مولانا خدا بخش شجاع آبادی' مولانا محمد ارشاد' مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا ذوالفقار' قاری زاہد اقبال' مولانا عبدالباقی اور حاجی محمد ایوب نے خطاب کیا۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف کسی دور میں بھی جھوٹے مدعیان نبوت اور گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانان عالم نے برداشت نہیں کیا' قادیانی' بین الاقوامی سیکولر لابیاں اور صلیبی عناصر امت مسلمہ کو فروعی مسائل میں الجھا کر صیہونی و صلیبی عزائم کی تکمیل کے لئے بڑا اہم کردار ادا کررہے ہیں' انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے معاشی وسائل اور تیل کے مراکز پر قبضہ کے لئے دنیائے عیسائیت نے صلیبی جنگ شروع کررکھی ہے' ان حالات میں مسلم ممالک کے حکمران اتحاد کے ذریعے ان فرعونوں کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کردار دہرانا ناگزیر ہوچکا ہے۔ مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے کہا کہ بعض بے دین سیاست دانوں نے قادیانیوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے پاکستان کی خارجہ و داخلہ پالیسیوں پر قادیانیت و عیسائیت نواز اجارہ داری قائم کی ہوئی ہے۔ مولانا محمد ارشاد نے کہا کہ این جی اوز اور ملٹی نیشنل کمپنیوں نے امریکی گماشتوں کی خوشنودی کے لئے مسلم کمیونٹی کو یرغمال بنایا ہوا ہے۔ ملک کے اسلامی اور نظریاتی تشخص کے خاتمہ اور اسلام دشمن طاقتوں کی پشت پناہی کے لئے تباہی کا کھیل کھیلا جارہا ہے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ کسووال کے نواحی قصبہ ۱۲/۱۱-ایل میں قادیانیوں نے مرزا محمد ایوب قادیانی کو مسلم قبرستان میں دفنا کر اسلام اور ملکی آئین سے بغاوت کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ حکومت مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے والے قانونی مجرم قادیانیوں کا فوراً نوٹس لے کر قادیانی مردہ کو مسلم قبرستان سے نکلوائے اور ایسے مرتد قادیانی کو دفن کرنے والے عناصر کے خلاف مقدمات قائم کرے۔ مولانا عبدالباقی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی کردار اور تحریک

خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اکابرین ختم نبوت کی بے مثال قربانیاں اور لازوال خدمات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ مولانا ذوالفقار اور قاری زاہد اقبال نے کہا کہ ملکی و عالمی سطح پر قادیانی اور صیہونی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔ حاجی محمد ایوب نے کہا کہ ختم نبوت پر کسی کو ڈاکہ زنی اور نقب زنی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ علاوہ ازیں کورس کی مختلف نشستوں میں تین سو سے زائد شرکاء نے حصہ لیا۔ اختتامی نشست کے بعد مولانا اللہ وسایا اور مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے جماعتی احباب اور کارکنان ختم نبوت سے جماعتی نظم اور تنظیمی امور پر تبادلۂ خیال کیا اور قادیانیت کے متعلق اشکالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

کسووال، چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) دینی جماعتوں کے شدید احتجاج کے بعد چک ۱۱۹/۱۲۔ایل کسووال کے مسلم قبرستان سے قادیانی مردہ کو نکال دیا گیا، جس کے بعد ۷/ جنوری کو منعقد ہونے والا احتجاجی مظاہرہ اظہار تشکر کی شکل اختیار کر گیا۔ میت کے ورثاء نے ۷/ جنوری ۲۰۰۳ء بروز منگل ۵ بجے علی الصبح پولیس تھانہ کسووال کی نگرانی میں نعش کو اپنی ملکیتی جگہ پر منتقل کر دیا۔ مولانا منظور احمد اور دیگر کارکنان ختم نبوت موقع پر موجود رہے۔ تفصیلات کے مطابق ۲۰/ نومبر کو شرپسند اور سکہ بند قادیانیوں نے چک ۱۱۹/۱۲۔ایل کے مسلم قبرستان میں مرزا ایوب نامی قادیانی کو دفن کر کے آئین کی دھجیاں بکھیر دیں، جس کے خلاف مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل تمام دینی جماعتوں اور تمام مکاتب فکر کے نمائندوں نے رائے عامہ کو منظم کر کے احتجاجی پروگراموں کا سلسلہ شروع کیا۔ جس سے پورا ضلع ساہیوال اشتعال و احتجاج کی لپیٹ میں آ گیا، ایس ایس پی ساہیوال، ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ساہیوال، جوڈیشل مجسٹریٹ چیچہ وطنی اور ایس ایچ او تھانہ کسووال نے عوام میں پائے جانے والا غیض وغضب، اشتعال وغصہ کو ختم کرنے کے لئے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی روشنی میں یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ قادیانی نعش کو کسی دوسری جگہ دفنایا جائے۔ اس دوران مردہ کے لواحقین نے سرکاری انتظامیہ کو مطلع کر کے نعش کو نکالنے کا خود بندوبست کیا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اس کامیابی پر شہر بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور کارکنان ختم نبوت ایک دوسرے کو مبارک باد کے تحفے پیش کرتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ احتجاجی مظاہرہ جو کہ اظہار تشکر میں تبدیل ہو گیا تھا، جلوس کی شکل میں چوک ختم نبوت چیچہ وطنی پہنچ کر جلسہ کی شکل اختیار کر گیا۔ راستے میں جگہ جگہ پھولوں کی پتیاں شرکاء پر نچھاور کی گئیں۔ انجمن تاجران کے صدر شیخ محمد حفیظ کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالباقی، مجلس احرار اسلام کے عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا منظور احمد، جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد عثمان، مولانا حبیب اللہ کسووال، جماعت اسلامی کے خان حق نواز خان، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مولانا محمد اکرم ربانی، کالعدم سپاہ صحابہؓ کے حافظ محمد اسلم، انجمن تحفظ حقوق شہریاں کے شیخ عبدالغنی، مولانا احمد ہاشمی شاہ اور محمد عابد مسعود ڈوگر سمیت دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضلعی انتظامیہ نے مسلمانوں کے جائز مطالبہ کو مان کر شہر کی فضا کو خراب ہونے سے بچا لیا۔

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری عبدالجبار، رانا عبدالشکور، محمد اسلم بھٹی، قاری زاہد اقبال اور حاجی محمد ایوب نے چک ۱۱۹/۱۱۲ ایل کے مسلم قبرستان سے قادیانی مردہ نکالے جانے پر اسے عقیدۂ ختم نبوت کا اعجاز قرار دیتے ہوئے مشترکہ بیان میں کہا کہ تقریباً ڈیڑھ ماہ کی تحریک کے بعد آئین کی رو سے قادیانی مردہ نکالا گیا۔ اگر حکومت اسلام و ملک دشمن قادیانیوں پر آئین کے تحفظ کے لئے کڑی نظر رکھتی تو ہمیں اتنا وقت درکار نہ ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ ضلع ساہیوال سمیت پورے ملک میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے ہوئے قادیانی مرتدوں کو نکالا جائے اور آئندہ ایسی اسلام دشمن حرکت کرنے والوں کے خلاف قانون کی روشنی میں کارروائی کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ملک وآئین کے غدار ہیں، وہ مرتد اور زندیق ہو کر بھی اسلامی شعائر کو بے دریغ استعمال کر رہے ہیں، جو کہ خلاف قانون ہے۔ انہوں نے مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا پابند بنا کر ان کے خلاف آئین کے تحت مقدمات درج کئے جائیں، اگر قادیانیوں کی شرپسندی، قانون شکن شرانگیزی اور ان کی دہشت گردانہ کارروائیوں کو روکا نہ گیا تو پھر پیش آمدہ تمام صورت حال کی ذمہ داری قادیانیت نوازوں پر عائد ہو گی، انہوں نے کہا کہ رفاہی وفلاحی کاموں کی آڑ میں قادیانیت کو پنپنے نہیں دیا جائے گا۔

☆☆..........☆☆

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

اخبارِ ختمِ نبوّت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے ایک سولہ رکنی وفد نے امیر عالمی مجلس گمبٹ حکیم عبدالواحد بروہی' عبدالسمیع شیخ جنرل سیکریٹری' مولانا محمد صدیق شیخ' مولانا ڈاکٹر محمد ادریس سومرو' کنڈیارو کی قیادت میں ایک دورے کے دوران سندھ بھر کے علمائے کرام اور جماعتی احباب سے خصوصی ملاقاتیں کیں۔ وفد نے کنڈیارو میں قاسمیہ لائبریری کی زیارت کی' شاہ پور چاکر میں بزرگ عالم دین مولانا محمد حسن کی زیارت کی اوران سے دعائیں لیں۔ بعدازاں مدرسہ سکرنڈ کا دورہ کیا' ٹنڈو آدم میں مولانا احمد میاں حمادی صاحب سے خصوصی ملاقات کی اور جماعتی کام کے حوالے سے ان سے تبادلہ خیال کیا۔ وفد نے حیدرآباد کے دفتر ختم نبوت میں مولانا محمد نذر عثمانی سے ملاقات کی۔ بعدازاں سندھ کے ممتاز مفکر مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کی زیارت کی۔ وفد نے ٹھٹھہ میں واقع قدیم مکلی قبرستان میں حاضری دی۔ سجاول میں وفد کے اراکین نے جمعیت علمأ اسلام کے ممتاز عالم دین مولانا عبدالغفور قاسمی سے ملاقات کی۔ کراچی آمد پر وفد نے جامعہ فاروقیہ' دارالعلوم کورنگی اور جامعہ بنوری ٹاؤن کا دورہ کیا اور شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نوراللہ مرقدہٗ کے فرزند مولانا سعید لدھیانوی سے ملاقات کی اور حضرت شہیدؒ کی آخری آرام گاہ پر حاضری دی۔ وفد نے دفتر ختم نبوت کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا نذیر احمد تونسوی سے خصوصی ملاقات کی۔ اس وفد میں قاری عبداللطیف شیخ' عبداللہ سہتو' صوفی مشتاق شیخ' حاجی محمد اسماعیل' عبدالجلیل' عبداللطیف شیخ' عبدالحمید شیخ' حافظ غلام شبیر' عبدالستار شیخ' احمدالدین شیخ' میر محمد شیخ اور عبدالحق شیخ شامل تھے۔

جھڈو (رپورٹ: مودود احمد ماجد) قادیانیوں نے اپنے آقا انگریزوں کے عیسوی سال کو یادگار بنانے کے لئے ۳۱/دسمبر۲۰۰۲ء کو تحصیل کنری میں نام نہاد قادیانی اسٹیٹ احمد آباد میں جلسہ کرنے کا پروگرام بنایا' جس میں خاص طور پر چناب نگر (ربوہ) سے قادیانی مربی کو بلوایا گیا' جلسہ کی سرپرستی کے لئے میرپورخاص سے ڈاکٹر منان قادیانی اور نوکوٹ سے بھی قادیانی پہنچے ہوئے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے رہنما عبدالواحد' عبدالرشید بھٹی نے دیگر ساتھیوں کے ساتھ قانونی طریقہ کے مطابق ایس ایچ او محبوب حسین لنڈ کو بروقت بتایا کہ قادیانی آئین اور قانون سے تجاوز کرتے ہوئے احمد آباد میں جلسہ کروارہے ہیں اور جلسہ کی آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں کو بہکانے کا پروگرام بنارہے ہیں' لیکن ایس ایچ او نے اپنی فرض کی ادائیگی پر کوئی توجہ نہیں دی اور ۳۱/دسمبر کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم دندناتے رہے۔ جلسہ میں مدعو مسلمانوں کو چناب نگر سے آئے ہوئے مربی سے سوالات کرنے کو کہا گیا۔ قادیانیوں کی کمینگی اور پولیس کی بے حسی پر مسلمان مشتعل ہونے لگے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد علی صدیقی کنری پہنچ گئے۔ ڈاکٹر منان قادیانی کو مولانا کی آمد کا علم ہوا تو وہ کنری سے رفو چکر ہوگیا۔ مولانا محمد علی صدیقی نے ایس ایچ او سے بات کی تب بھی اس نے سنجیدگی ظاہر نہیں کی۔ ایس ایچ او کی غیر ذمہ داری دیکھ کر رہنماؤں نے ڈی ایس پی کنری قمر دین سے ملاقات کی تو ڈی ایس پی نے کہا کہ ایسی بات نہیں ہے بلکہ احمد آباد میں ایک بیمار قادیانی کی صحت کی دعا کرنے کے لئے لوگ جمع ہوئے تھے اور مسلمانوں کو بھی اسی لئے بلوایا تھا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے ڈی پی او میرپورخاص محمد امین یوسف زئی کو درخواست دی ہے کہ قادیانی علاقے میں نقص امن اور اشتعال انگیزی کا باعث بن رہے ہیں' اس لئے ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور ایس ایچ او محبوب حسین کو برطرف کیا جائے۔

قادیانیوں کے جلسہ اور ایس ایچ او کی سنگین غفلت و بے حسی پر جھڈو' کنری ٹنڈو آدم' نوکوٹ' نبی سرروڈ' ٹالھی اور دیگر شہروں میں سخت ردعمل ہوا۔ ٹنڈو آدم میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی' جھڈو میں مولانا محمد شریف' حافظ عبدالعزیز' ریاض جٹ' نوکوٹ میں مولانا عبدالستار آرائیں' کنری میں مولانا امان اللہ تونسوی' مولانا عبدالغفور'

عبدالواحد‘عبدالرشید‘ نالھی میں حافظ منیر احمد کے علاوہ دیگر مذہبی تنظیموں کے کارکنوں نے حکومت اور انتظامیہ کو متنبہ کیا کہ اگر قادیانیوں کو نہ روکا گیا تو شمع رسالت کے پروانے سڑکوں پر نکل آئیں گے‘ پھر کروڑوں مسلمانوں کو قابو کرنا انتظامیہ کے بس میں نہ ہوگا۔ رہنماؤں نے ایس ایچ او محبوب حسین کو برطرف کر کے کسی ایماندار پولیس افسر کی تقرری کا مطالبہ کیا۔

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) قادیانیوں کی سرپرستی کرنے والی بین الاقوامی لابیاں اور طاغوتی طاقتوں کے علاوہ قادیانی عناصر کو بھی کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ قادیانیت کی حفاظت کے لئے آگ کا کھیل کھیلنے والے عناصر ذہن نشین کرلیں کہ عقیدۂ ختم نبوت امت مسلمہ کے ایمان وایقان کا مسئلہ ہے‘ اس کے تحفظ کے لئے تمام مذہبی و سیاسی اور سماجی حلقوں کا مشترکہ پلیٹ فارم اتحاد امت کی غمازی کرتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ساہیوال کی مختلف مساجد میں اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو کسی صورت میں بھی پاکستان میں وہ حیثیت حاصل نہیں کرنے دی جائے گی جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے۔ یہ گروہ عالمی سطح پر ملک میں اپنی مرضی کی پالیسی کے نفاذ کے لئے پاکستان کی دینی ومذہبی جماعتوں کے خلاف زہر اگل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت میں گھسے ہوئے سکہ بند قادیانی حکومت میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے اور حکومتی اہلکاروں کو گمراہ کرنے کے لئے بڑا گھناؤنا کردار ادا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے اپنی آئینی و دستوری حیثیت تسلیم کرنے کی بجائے بغاوت پر مبنی موقف کو اپنایا ہوا ہے۔ حکومت انہیں فوراً امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا پابند بنائے اور ان کی غیر آئینی سرگرمیوں اور قانون شکن شرانگیزیوں کے خلاف مقدمات قائم کر کے ان واقعات کے مرتکب قادیانیوں کو گرفتار کرے۔ بعدازاں مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جماعتی احباب سے تنظیمی وتبلیغی سرگرمیوں کے حوالہ سے تبادلۂ خیال کیا اور جماعتی امور کا جائزہ لیا۔ ان پروگراموں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکریٹری قاری عبدالجبار اور ناظم نشرواشاعت محمد اسلم بھٹی نے بھرپور تعاون کیا۔

قادیانی چائے پارٹیوں کی آڑ میں ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں

جھڈو (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد علی صدیقی نے کہا ہے کہ پرزور احتجاج کے باوجود میرپور خاص کی انتظامیہ نے ضلع میرپور خاص میں قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور قانون شکنی کا نوٹس نہیں لیا۔ قادیانی چائے پارٹیوں کی آڑ میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مولانا محمد علی صدیقی ضلع میرپور خاص کے سات روزہ دورے کے بعد جھڈو میں ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ۳۱/دسمبر۲۰۰۲ء کو قادیانیوں نے ڈاکٹر عبدالمنان قادیانی اور نوکوٹ کے چوہدری محمود قادیانی نے نبی سر روڈ کے قریب جلسہ کر کے غریب مسلمانوں کو تبلیغ کی کوشش کی‘ مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے رہنماؤں نے انتظامیہ کو مطلع بھی کیا‘ لیکن کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ ضلع میرپور خاص کے ڈی پی او امین یوسف زئی کو اس مسئلہ کے متعلق درخواست بھی دی لیکن ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی کیونکہ ڈاکٹر عبدالمنان قادیانی ضلعی انتظامیہ کو رشوت میں دعوتیں کھلاتا رہتا ہے۔ مولانا محمد علی صدیقی نے مزید کہا کہ پورے ضلع میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو رہا ہے۔ یہ ضلع میرپور خاص کے علمأ کرام کا وصف ہے کہ مسلمانوں کے جذبات کو کنٹرول کیا ہوا ہے۔ ضلع میرپور خاص کے علمأ کرام میں سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا فیض اللہ‘ جنرل سیکریٹری مولانا شبیر احمد کرنالوی‘ حافظ محمد شریف‘ مولانا عبدالستار‘ مولانا احسان اللہ تونسوی‘ مولانا محمد احمد صدیقی‘ مفتی عبیداللہ انور نے ضلع انتظامیہ کے قادیانیت نواز رویے پر شدید احتجاج کیا اور حکومت سے اس مسئلہ کا سختی سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے ضلع میں نواز آباد‘ ناصر آباد‘ محمود آباد‘ نفیس نگر کے نام سے اسٹیٹس قائم کر کے اپنی اجارہ داری قائم کر کے انتظامیہ کو بے بس کر رکھا ہے۔ وہاں قادیانی چائے پارٹی کے نام سے اپنی تبلیغ جاری رکھے ہوئے ہیں‘ وہاں کبھی انتظامیہ بھی جائے تو کھاپی کر واپس آجاتی ہے۔ میرپور خاص کے سیٹلائٹ ٹاؤن میں ڈاکٹر عبدالمنان قادیانی اپنے گھر میں چائے پارٹی کے نام سے تبلیغ کرتا ہے‘ جب کوئی مسلمان انتظامیہ کو آگاہ کرے تو انتظامیہ کو ذاتی پارٹی کا حوالہ دے کر ٹال دیتا ہے۔

اظہار تعزیت

جھڈو (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد علی صدیقی نے جھڈو کے صحافیوں زبیر احمد مجاہد سے ان کے بھائی کی وفات پر‘ صحافی شبیر احمد سے ان کی والدہ کی وفات پر اور شفیق احمد راجپوت سے ان کی اہلیہ کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے گہرے دکھ کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ سے مرحومین کے لئے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمانے کی دعا کی۔

> حج اور عیدالاضحیٰ کی وجہ سے شمارہ نمبر ۳۷‘ ۳۸ کو یکجا کیا جارہا ہے۔ قارئین اور ایجنسی ہولڈر حضرات نوٹ فرمالیں۔

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔ ☆ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔

☆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ ☆ اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروفِ عمل ہیں۔

☆ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔

☆ چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالی شان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے۔ جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروفِ عمل ہیں۔

☆ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔

☆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔

☆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ ☆ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں

☆ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقہ سے مصرف میں لایا جاسکے۔

اکاؤنٹ نمبر: UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان، NBL-7734, PB-310 حسین آگاہی ملتان

اکاؤنٹ نمبر: NBL-300487-9 ایم اے جناح روڈ برانچ، ABL-927.-2 بنوری ٹاؤن برانچ کراچی

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان	حضرت سید نفیس الحسینی نائب امیر مرکزیہ	حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے لئے مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان، فون: 514122، Fax:542277

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: 7780337 - 7780340